# اَلْوَصِیَّۃُ الْأُوْلٰی(۱)

# فَضْلُ﴿لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾

عَنْ اَبِی هُرِیْرَۃَ رَضِی اللّٰہ عنه قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ {لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَۃَ اَنْ لَا یَسْـئَـلُنِیْ عَنْ هٰذَ الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَالَ لَااِلَہَ اِلَّا اللّٰہ خَالِصًا مِنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسَہٖ}(اخرجه البخاری)

وَعَنْ عبَادَۃ بنَ الصَّامِتَ رَضِی اللّٰہ عنه عَنِ النَّبِیّ ﷺ قَالَ﴿مَنْ شَهِدَ اَن لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ وَحْـدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، وَاَنَّ عِیْسَی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوحٌ مِنْہُ، وَالْجَنَّۃَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ' اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَاکَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْعَمَلِ﴾

(اخرجه الشیخان والترمذی)

وزارجنادۃ﴿مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃِ أَیَّهَا شَاءَ﴾

(اخرجه البخاری و اللفظ له ومسلم)

وفی اُخریٰ لمسلمٍ﴿مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّار﴾

## لا الہ الا اللہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون شخص لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کی شفاعت کی سعادتمندی قیامت کے دن حاصل کرے گا؟ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! میرا خیال تھا کہ اس بات کے بارے میں تجھ سے پہلے مجھ سے کوئی نہیں پوچھے گا کیونکہ میں نے حدیث پر تیرا بہت شوق دیکھا ہے۔

سب سے زیادہ سعادتمندی میری شفاعت کی قیامت کے دن وہ شخص حاصل کرے گا جس نے لا الہ الا اللہ دل کے خلوص اور گہرائی سے کہا ہو۔ (بخاری)

حضرت عبادۃ ابن الصامتؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے گواہی دی اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے ایک اللہ تعالیٰ کے جس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے القا کیا مریم علیہا السلام کی طرف اور روح ہے اس کے حکم سے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے خواہ اس کے جیسے ہی عمل ہوں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

اور حضرت جنادہ نے یہ اضافہ فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے وہ چاہے (بخاری ومسلم) اور مسلم شریف کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص نے گواہی دی اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام فرمادی ہے۔

## فائدہ

قیامت کے دن حضور اقدس ﷺ کی شفاعت سے وہی لوگ سرفراز ہوں گے جنہوں نے کلمہ طیبہ صدق دل اور صاف نیت سے پڑھا ہوگا حدیث بقاقہ میں وارد ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرہ بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس پر ننانوے دفتر اس کی برائیوں کے کھولے جائیں گے ہر دفتر تاحد نگاہ ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کریں گے کہ کیا تو ان کا انکار کرتا ہے؟ کیا تجھ پر میرے کاتبین نے ظلم کیا؟ وہ

عرض کرے گا یا رب نہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کوئی عذر ہے تیرے پاس؟ وہ کہے گا یا رب نہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ چنانچہ ایک پرچی نکالی جائے گی جس پر ﴿اشھد ان لا الہ الااللہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ﴾ لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ میزان کے پاس حاضر ہو جاؤ تو وہ کہے گا یا رب کہاں یہ پرچی اور کہاں پر دفتر کے دفتر۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھ پر ظلم نہ ہوگا چنانچہ گناہوں کے دفتر ایک پلڑے میں اور پرچی دوسرے پلڑے میں رکھ دی جائے گی۔ پس دفتروں کا پلڑا اوپر اور پرچی والا پلڑا نیچے ہو جائے گا پس اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز وزنی نہیں ہو سکتی۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

## اَلْوَصِيَّةُ الثَّانِيَة (٢)

## وَصِيَّةٌ عَامَّةٌ فِى التَّوحِيدِ

عَنْ ابن عبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ ﴿يَا غُلَامُ اِنِّ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اَحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تَجَاهَكَ، اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ﴾

(اخرجه الترمذى وقال حديث حسن صحيح)

وَفِى رَوَاية غير الترمذى: احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِى الرَّخَاءِ يَعْرِفُكَ فِى الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾

# توحید کے بارے میں عام وصیت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں ایک روز نبی کریم ﷺ کے پیچھے تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھلاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگ تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب مدد کر تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور جان لے اگر پوری انسانیت اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے نفع پہنچائے کسی چیز کا تو تجھے نفع نہیں پہنچا سکتی مگر اسی شے کا جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دی ہے اور اگر اس بات پر جمع ہو جائے کہ تو تجھے نقصان پہنچائے کسی شے کا تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر اسی شے کا جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر لکھ دی ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔ (ترمذی)

ترمذی کے علاوہ دوسری کتب کی روایت میں آتا ہے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر راحت میں تو اللہ تعالیٰ تیرا خیال فرمائیں گے سختی و مصیبت میں اور جان لے بے شک جو چیز تجھے نہیں پہنچے والی وہ تجھے نہیں پہنچ سکتی اور جو تجھے پہنچنے والی ہے وہ خطا نہیں ہو سکتی اور جان لے بے شک مدد الٰہی صبر کے ساتھ ہے اور فراخی تکلیف کے ساتھ ہے اور آسانی تنگی کیساتھ ہے۔

## فائدہ

اس حدیث مبارکہ میں حضور اقدس ﷺ نے تقدیر کے مسئلے پر روشنی ڈالی ہے کہ نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے اس ذات نے جو نفع و نقصان تیری قسمت میں لکھ دیا ہے وہ تجھے پہنچ سکتا ہے ورنہ پوری مخلوق مل کر کسی کو ایک رائی کے دانے کے برابر نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان اور دوسری حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی تاکید فرمائی ہے اگر آسائش اور فراخی کے دنوں میں

یادالٰہی میں مشغول رہا تو تنگی و تکلیف کے ایام میں اللہ تعالیٰ خود بندے کی مدد فرماتے ہیں اور باوجود ظاہری مصائب و مشکلات کے اس کے قلب پر سکون و سکینہ نازل فرماتے ہیں ایک طرف دل میں سکون بخش کر ظاہری تکلیف کا احساس کم فرمادیتے ہیں اور باوجود ظاہری مصائب و مشکلات کے اس کے قلب پر سکون و سکینہ نازل فرماتے ہیں ایک طرف دل میں سکون بخش کر ظاہری تکلیف کا احساس کم فرمادیتے ہیں اور دوسری طرف ظاہری تکلیف کی قیمت لگا کر گناہوں کی معافی اور بلندی درجات کا ذریعہ بنادیتے ہیں۔

زندگی پر کیف ملی گرچہ دل پر غم رہا
ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

## اَلْوَصِیَّۃُ الثَّالِثَۃُ(۳)

## فَضْلُ طَلَبِ الْعِلْمِ

عن قبیصۃ بنِ الْمُخَارِقِ رضی اللہ عنہ قال أَتَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ فَقَالَ یَا قبیصۃ مَاجَاءَ بِکَ؟قُلْت کَبِرَتْ سِنِّی ،وَرَقَ عَظْمِیْ فَأَتَیْتُکَ لِتُعَلِّمَنِیْ مَا یَنْفَعُنِی اللہُ تَعَالٰی بِہٖ،فَقَال یَا قبیصۃُ مَا مَرَرْتُ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا اسْتَغْفَرَلَکَ،یَا قبیصۃُ اِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ ثَلاَثاً سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ،تُعَافَ مِنَ الْعمیٰ وَالْجُذَامِ وَالْفُلَجِ ،یَا قبیصۃُ قُلْ(اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَسْئَلُکَ مِمَّا عِنْدَکَ وَأَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ،وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِکَ،وَأَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ)

(اخرجہ الامام احمد)

ھٰذِہِ الْوَصِیَّۃُ الشَّرِیْفَۃُ تَدُلُّ عَلٰی شَرَفِ طَلَبِ الْعِلْمِ وَجَاءَ فِی حَدِیْثِ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ یَقُوْلُ(مَنْ

سَلَکَ طَرِیْقاً یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْماً سَھَّلَ اللہُ لَہٗ طَرِیْقاً اِلٰی الْجَنَّۃِ،وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ أَ جْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاًبِما یَصْنَعُ،وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰواتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی الْحِیتَانِ فِی الْمَاءِ،وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلٰی الْعَابِدِ کَفَضّلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ،وَاِنَّ الْأَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوادِیْنَارًا وَلَا دِرْھَماً اِنَّمَا وَرَّثُوْ االْعِلْمَ،فَمَنْ أَ خَذَہٗ أَ خَذَ بِحَظِّ وَافِرٍ)

(اخرجہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ وابن حیان فی صحیحہ والبیھقی)

وعن صَفْوَانَ بن عسال الْمُرَادی رضی اللہ عنہ قالَ اُتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَھُوَفِی الْمَسْجِدِ مُتَّکِیٌٔ عَلٰی بُرْدٍ لَہٗ أَحْمَرَ، فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُولَ اللہِ اِنّی جِئتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ(مَرْحَباًبِطَالِبِ الْعِلْمِ،اِنَّ طَالِبَ تَحُفُّہُ الْمَلَائِکَۃُبِأَ جْنِحَتِھَا، ثُمَّ یَرْکَبُ بَعْضُھُمْ بَعْضاً حَتّٰی یَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْیَا مِنْ مَحَبَّتِھِمْ لِمَا یَطْلُبُ)

(اخرجہ احمد والطبرانی باسناد جید واللفظ لہ وابن حیان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد)

## طلب علم کی فضیلت

حضرت قبیصہ بن المخارقؓ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے قبیصہ تو کیوں آیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا میں بوڑھا ہوچکا ہوں میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ ﷺ مجھے ایسی چیز سکھلائیں اور تلقین فرمائیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے قبیصہ تو جب بھی کسی پتھر، درخت اور مٹی کے ڈھیلے کے پاس سے گزرا ہے تو اس نے تیرے لیے استغفار کیا ہے اے قبیصہ جب تو صبح کی نماز پڑھ چکے تو تین مرتبہ پڑھو ﴿سبحان اللہ العظیم وبحمدہ﴾ تو تو نابینا پن، کوڑھ، اور فالج سے محفوظ

ہو جائے گا۔اے قبیصہ کہہ،

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِمَّا عِنْدَکَ وَأَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ،وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِکَ،وَأَنْزِلْ عَلَیَّ مَنْ بَرَکَاتِکَ.

اے اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے وہ چیز جو آپ کے پاس ہے اور مجھ پر فیضان کیجئے اپنے فضل کا اور مجھ پر پھیلائیے اپنی رحمت اور مجھ پر نازل کیجئے اپنی برکات۔(مسند احمد ابن حنبل)

یہ وصیت شریف طلب علم کی شرافت وفضیلت پر دلالت کرتی ہے۔

## فائدہ(ا)

اس حدیث شریف میں طلب علم کی کس قدر فضیلت ہے کہ طالب علم جہاں سے گزرتا ہے تو راستے کی ہر شے اس کے لیے استغفار و دعا کرتی ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت قبیصہ کو ایک وظیفہ اور ایک دعا تلقین فرمائی۔یہ وظیفہ فجر کی نماز کے بعد پابندی سے کیا جائے تو اندھا پن،کوڑھ اور فالج جیسے موذی امراض سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو درداءؓ کی روایت میں آتا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص راستہ طے کرتا ہے علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور بے شک فرشتے ''پر'' بچھاتے ہیں طالب علم کے لیے اس کے اس فعل پر خوش ہو کر اور بے شک عالم کے لیے استغفار کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور بے شک علماء انبیاء کرامؑ کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء کرامؑ دینار اور درہم میراث

میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ علم کی میراث چھوڑتے ہیں جس نے اس کو حاصل کیا اس نے بڑا حصہ حاصل کیا۔ (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی)

حضرت صفوان بن عسال المرادی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ مسجد میں اپنی سرخ چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپکے پاس علم حاصل کرنے آیا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''خوش آمدید طالب علم کو'' بے شک فرشتے طالب علم کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں جو ایک دوسرے پر سوار ہو کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ اس کی طلب کردہ شے کو بہت پسند کرتے ہیں۔ (مسند احمد، ابن حبان، طبرانی، حاکم)

## فائدہ (۲)

ان احادیث مبارکہ میں جس علم کے حصول کی اس قدر فضیلت بیان کی گئی ہے اس سے مراد علم شریعت اور علم وحی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی مرضیات و نامرضیات سے واقف کراتا ہے اور معرفت الٰہی پیدا کرتا ہے۔

## الوصِيَّةُ الرَّابِعَةُ (۴)

## اِغاثَةُ الْمَلْهُوفِ

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قال اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ،لا یَظْلِمُهُ وَلا یُسْلِمُهُ،مَنْ کَانَ فِی حَاجَةِ أَخِیهِ کَانَ اللّٰہُ فِی حَاجَتِهِ،وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْهُ بِهَا کُرْبَةً مِنْ یَوْمِ الْقِیَامَةِ،وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(متفق الیہ)

وَعَنْ أَبِی هُرِیرةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ وَمَنْ نَفَّسَ عَنْ

مُؤْمِنٍ كُرْبَةًمِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ،وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً اِلٰى الْجَنَّةِ،وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَ ارَ سُونَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُوَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ ،وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسْبُهُ.

(اخرجه مسلم)

## مظلوم کی فریاد

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور اسے دشمن کے حوالے نہیں کرتا جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوشاں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرمائیں گے اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مشکل ومصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مصائب سے ایک مصیبت دور فرمائیں گے اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔(بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور فرمادیں گے اور جو کسی تنگدست پر آسانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی فرمائیں گے۔مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی فرمائیں

گے۔اور جوعلم حاصل کرنے کے لیےکوئی راستہ طے کرتا ہےتو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں اور جب بھی کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اوراوراس کے پڑھنے پڑھانے کے لیے جمع ہوتی ہے تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں یاد فرماتے ہیں اور جس کو اس کے عمل نے پیچھے چھوڑ دیا اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔(مسلم)

## فائدہ

ان احادیث شریفہ میں آپ ﷺ نے رشتہ اخوت کومختلف پیرائے میں واضح فرمایا ہے اورعزت وسرخروی کا مدار اعمال صالحہ کوقرار دیا ہے نام ونسب کی بلندی و رفعت انسان کی ترقی کا مدارنہیں اس لیےقرآن مجید نے بڑے واشگاف الفاظ میں اعلان فرمادیا ہے کہ﴿ ان اکرمکم عندا للہ اتقاکم ﴾"بے شک تم میں سب سے زیادہ مکرم ومحترم اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جوتم میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے"۔

## اَلْوَصِيَّةُ الْخَامِسَةُ(۵)

## فَضْلُ السُّجُودِ لِلّٰهِ تَعَالٰى

عن معدان بن ابی طلحة رضی اللہعنه قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ،فَقُلْتُ أَ خبِرْنِى بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِى اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ، أَوْقَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ اِلَى اللهِ فَكَسَتَ ،ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَكَسَتَ ،ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيّ ﷺ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ،فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِها دَرَجَةً،وَحَطَّ عَنْكَ بِها خَطِيئَةً.

(اخرجه مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة)

**وعن عبادة بن الصَّامِتِ رضی اللہعنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْل مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بها حَسَنَةً،وَمَحَاعَنُهُ بها سَیِّئَةً،وَرَفَعَ لَهُ بها دَرَجَةً،فَاسْتَکْثِرُوا مِنَ السُّجُودِ.**

(اخرجه ابن ماجة باسناد صحیح)

**وَعَنْ حُذَیْفَةَ رضی الله عنه قَال قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ(مَا مِنْ حَالَةٍ یَکُونُ الْعَبْدُ عَلَیْهَا أَحَبَّ اِلَی اللهِ مِنْ أَنْ یَرَاهُ سَاجِدًا یُعَفِّرُ وَجْهَهُ فِی التُرَابِ.**

(اخرجه الطبرانی فی الاسط)

## اللہ تعالیٰ کے لیے سجدے کی فضیلت

معدان بن ابی طلحہ بیان فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت ثوبان خادم رسول ﷺ سے ہوئی میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل کرنے کو بتلائیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادیں یا میں نے عرض کیا کہ ایسا عمل جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہو تو وہ خاموش رہے میں نے پھر سوال دھرایا تو وہ خاموش رہے میں نے پھر تیسری مرتبہ سوال دھرایا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں حضور اقدس ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تو کثرت سے سجدے کیا کر بے شک تو جب بھی اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تیرا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک گناہ معاف فرمائیں گے۔(مسلم،ترمذی،نسائی،ابن ماجہ)

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی جوئی بندہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک برائی مٹادیتے ہیں اور ایک

درجہ بلند فرما دیتے ہیں پس کثرت سے سجدے کیا کرو۔ (ابن ماجہ)

حضرت حذیفہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کی پسندیدہ ترین حالت یہ ہے کہ بندے کو اس حال میں دیکھیں کہ سجدہ کرتے ہوئے اپنا چہرہ مٹی میں ملا رہا ہو۔ (طبرانی)

### فائدہ

ان احادیث مبارکہ میں کثرت سجود سے مراد نفل نماز کی کثرت ہے نفل نمازوں کے سجدوں میں مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ بندہ سجدے میں اللہ رب العزت کے سب سے قریب ہوتا ہے۔

## الْوَصِيَّةُ السَّادِسَةُ(٦)

## فَضْلُ الصَّدَقَةِ

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضى الله عنه قال قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :يَا كَعْبُ ابْنِ عجرةَ اِنَّهُ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَلَا دَمٌ نَبَتَا عَلٰى سُحْتٍ، النَّارُ أَوْلٰى بِهَ،يَا كَعْبُ بن عجرةَ،النَّاسُ غَادِيَانِ،فَغَادٍ فِى فَكَاكِ نَفْسِهِ فَمُعْتِقُهَا،وَغَادٍ فَمُوثِقُهَا،يَا كَعْبُ بن عجرةَ،الصَّلاةُ قُرْبَانٌ ،وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِىءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيْدُ عَلٰى الصَّفَا.

(اخرجه ابن حيان فى صحيحه)

وَعَنْ مُعَاذٍ بن جبلٍ رضى الله عنه قال كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِى سَفَرٍ،فَذَكَرَ الْحَدِيثَ اِلٰى أَنَّ قَالَ فِيهِ ،ثُمَّ قَالَ يَعْنِى النَّبِىَّ ﷺ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ،قَالَ (الصَّوْمُ جُنَّةٌ،وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّار).

(اخرجه الترمذى وقال حديث حسن صحيح)

رَوَی الطَّبرانِیُّ فِی الْکَبِیرِ وَالْبَیهقیُّ قال(قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیُٔ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ،وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی ظِلِّ صَدَقَتِهِ).

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی عن عقبة بن عامر)

وَعَنْ مَیمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رضی الله عنه أَنها قَالَت یَارَسُولَ اللهِ أَفْتِنَا عَنِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ(اِنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ لِمَنْ اِحْتَسَبَهَا یَبْتَغِی بَها وَجْهَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

(اخرجه الطبرانی)

## صدقہ کی فضیلت

حضرت کعب بن عجرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشادفرمایا اے کعب بن عجرہ بے شک جنت میں داخل نہ ہوگا وہ گوشت اور خون جوحرام سے پلا بڑھا ہو۔آگ اس کے زیادہ لائق ہے اے کعب بن عجرہ دوطرح کے لوگ صبح صبح نکلتے ہیں پس ایک جاتا ہے اپنے جی کو آزاد کرنے کے لیے پس آزادکراتا ہے(نیکی کرتا ہے اور جہنم سے چھٹکارا پاتا ہے)اوردوسرا جاتا ہےاوراسے قید کرتا ہے(گناہ کرتا ہےاور مستحق جہنم بنتا ہے)اے کعب بن عجرہ نماز قرب الٰہی کا ذریعہ ہےاور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹادیتا ہےجس طرح برف پہاڑ کو صاف کردیتا ہے۔(ابن حبان)حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہےفرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا پھر حدیث ذکر کی یہاں تک اسمیں فرمایا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میں تجھے خیر وبھلائی کے دروازے نہ بتلاؤں میں نے عرض کیا ضرور اللہ کے رسول ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہےاور صدقہ گناہ کو اس طرح بجھادیتا ہےجس طرح پانی آگ کو بجھادیتا ہے۔(ترمذی)

امام طبرانی نے کبیر اور امام بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا

ارشاد ہے کہ بے شک صدقہ اپنے دینے والوں سے قبر کی گرمی بجھا دیتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کا سایہ حاصل کرے گا۔ (طبرانی، بیہقی)

حضرت میمونہ بنت سعد فرماتی ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں صدقہ کے بارے میں فتویٰ ارشاد فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک یہ حجاب اور پردہ ہے آگ سے اس شخص کے لیے جو اس سے ثواب کی امید رکھے اور اس سے اللہ رب العزت کی رضا کا طلب گار ہو۔ (طبرانی)

## فائدہ

صدقہ کے احادیث مبارکہ میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں مصائب و مشکلات، بیماریاں اور پریشانیاں دور کرنے میں اکسیر ہے۔ صدقہ کسی خاص جنس گوشت وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر شے جو غرباء کی ضرورت کی ہو صدقہ کی نیت سے دی جاسکتی ہے زیادہ ثواب اس میں ہے کہ ایسی شے دی جائے کہ جس کی غرباء و مساکین کو زیادہ احتیاج اور ضرورت ہو۔

## الْوَصِيَّةُ السَّابِعَةُ(۷)

## فَضْلُ رَكْعَتِي الضُّحٰى وَصِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

عَنْ أَبِي هُرَيرة رضی اللہ عنه قال أَوصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِصِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ،وَرَكْعَتِي الضُّحٰى ، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ.

(اخرجه مسلم)

وَلَفْظُهُ عِنْدَ ابنِ خزيمة:

أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ بِثَلاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ (أَنْ لا أَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ،وَأَنَّ لا أَدَعَ رَكْعَتِيِ الضُّحٰى،فَاِنَّهَا صَلاةُ الْأَوَّبِيْنَ،وَصِيَامِ ثلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ)

وَعَـنْ عَبْـدُ اللهِ بن عمرو ابن العاص رضی الله عنه قال قَالَ رَسُول اللهِ ﷺ (صَوْمُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ).

(اخرجه البخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال(يُصْبِحُ كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ،وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تهليلةٍ صَدَقَةٌ ،وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ،وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْىٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ،وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحىٰ)

(اخرجه مسلم)

وعـن أبـی ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ(مَنْ صَامَ مِنْ كُـلِّ شَهْـرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ)فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِی كِتَابِهِ الْكَرِيْم(مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا)،الْيَومُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ)

(اخرجه احمد والترمذی واللفظ له وقال حدیث حسن،والنسائی ابن ماجة وابن خزيمة)

وعـن عبـدالله بنِ عُمرَ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَ(عَلَيْكَ بِالْبِيضِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

وَعَنْ جـريـر رضی الله عنه عَن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُـلِّ شَهْـرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ،أَيَّامُ الْبِيضِ صَبِيحَةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْس عَشْرَةَ.

(اخرجه النسائی باسناد جید والبیهقی)

## چاشت کی نماز اور ہر ماہ میں تین روزوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست ﷺ نے وصیت فرمائی تھی ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز کی اور یہ کہ میں وتر سونے سے پہلے پڑھوں۔(مسلم)

ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔میرے دوست ﷺ نے مجھے تین

باتوں کی وصیت فرمائی جنہیں میں نہیں چھوڑ سکتا کہ میں نہ سوؤں مگر وتر پڑھ کر اور میں نہ چھوڑوں چاشت کی دو رکعت بے شک یہ نماز ہے رجوع کرنے والوں کی اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنے کی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پوری زندگی روزے رکھنے کی طرح ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر صبح کو تمہارے جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے پس ہر "سبحان اللہ" کہنا ایک صدقہ ہے اور "الحمدللہ" کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر "لا الہ الا اللہ" پڑھنا ایک صدقہ ہے اور ہر "اللہ اکبر" ایک صدقہ ہے اور نیکی کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور برائی سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعت کافی ہیں جو آدمی چاشت کے وقت پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابوذرؓ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے تو یہ زندگی بھر روزے رکھنا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی مکرم کتاب میں نازل فرمائی ہے۔ ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ "کہ جو شخص ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے"۔ تو ایک دن دس کے برابر ہوگا۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ سے روزے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایام بیض کے تین روزوں کو ہر مہینے میں لازم پکڑو۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے زندگی بھر روزے رکھنا ہے ایام بیض چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔ (نسائی، بیہقی)

## فائدہ

سب سے پہلی حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں سونے سے قبل وتر پڑھنے کا ذکر ہے دراصل حضرت ابو ہریرہؓ صفہ کے طالب علم تھے اور رات کو دیر تک جاگ کر آپ ﷺ کی احادیث یاد کرتے تھے جس کی وجہ سے اخری شب میں بیدار ہونا مشکل ہو جاتا تھا سونے سے پہلے وتر کا حکم فرمایا تا کہ قضا نہ ہو ورنہ دوسری بہت سی احادیث میں وتر کو آخری شب میں پڑھنے کا ارشاد بھی ہے اور آپ ﷺ کا زندگی بھر معمول بھی آخری شب میں پڑھنے کا رہا تو اگر آدمی کو آخری شب میں تہجد کے لیے بیدار ہونے کا یقین ہو تو وتر آخر میں پڑھنا افضل ہے۔ چاشت کا وقت سورج کے طلوع ہونے کے تقریباً ۲۰ منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔

## الْوَصِيَّةُ الثَّامِنَةُ (٨)

## صَلاةُ التَّسْبِيحِ

عن عكرمة عن ابنِ عباسٍ رضى الله عنه قال قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعبَّاسِ بنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ! أَلا أُعْطِيكَ، أَلاَ أَمْنَحُكَ، أَلا أَحْبُوكَ، أَلا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ؟ إذَا أَنْت فَعَلْتَ ذٰلِكَ غفرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خطأَه وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعلانِيَةُ، عَشْرَ خِصَالٍ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فرَغْتَ مِنَ الْقِراءَ ةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ فقُلْ وَأَنت قَائِمٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ إلٰهَ إلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فتقُولُهَا عَشْراً ثُمَّ تهْوِي سَاجِداً فتقولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتقولُهَا عَشْراً ثُمَّ

تَسۡجُدُ وَتَقُولُهَا عَشۡراً ثُمَّ تَرۡفَعُ رَأۡسَکَ فَتَقُولُهَا عَشۡرًا،فَذٰلِکَ خمۡسٌ وَسَبۡعُونَ فِی کُلِّ رَکۡعَةٍ،تَفۡعَلُ ذٰلِکَ فِی أَرۡبَعِ رَکۡعَاتٍ، اِنۡ اسۡتَطَعۡتَ أَنۡ تُصَلِّیَهَا فِی کُلِّ یَوۡمٍ مَرَّةًفَافۡعَلۡ،فَاِنۡ لَمۡ تَسۡتَطِعۡ فَفِی کُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً،فَاِنۡ لَمۡ تَفۡعَلۡ فَفِی کُلِّ شَهۡرٍ مَرَّةً،فَاِنۡ لَمۡ تَفۡعَلۡ فَفِی کُلِّ سَنَةٍمَرَّةً،فَاِنۡ لَمۡ تَفۡعَلۡ فَفِی عُمُرِکَ مَرَّةً.

## صلوۃ التسبیح

حضرت عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے عباس بن مطلبؓ سے فرمایا اے عباس اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ دس اچھائیاں نہ کروں؟ جب آپ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ معاف فرمادیں گے اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، بلاارادہ اور ارادۃً، چھوٹے اور بڑے، چھپے کھلے، دس اچھائیاں، کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرآت سے فارغ ہوجائیں تو قیام کی حالت میں کہیے﴿"سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر"﴾ پندرہ مرتبہ، پھر رکوع کیجئے اور رکوع کی حالت میں یہ تسبیح دس مرتبہ پڑھیے پھر رکوع سے سر اٹھایئے اور دس مرتبہ پڑھیے پھر سجدہ کیجئے اور سجدہ کی حالت میں یہ تسبیح دس مرتبہ پڑھیے، پھر سجدہ سے سر اٹھایئے اور دس مرتبہ پڑھیے، پھر دوسرا سجدہ کیجئے اور دس مرتبہ پڑھیے پھر سجدہ سے سر اٹھایئے اور یہ تسبیح دس مرتبہ پڑھیے تو ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ تسبیح ہوئی۔ چاروں رکعت میں اسی طرح کیجئے اگر آپ میں طاقت ہو کہ اس نماز کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھیں تو پڑھیے پھر اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پھر اگر یہ نہ کریں تو ہر ماہ میں ایک مرتبہ پھر اگر یہ نہ کرسکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پھر اگر یہ بھی نہ کرسکیں

تو اپنی پوری زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لیں (ابوداود، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

## فائدہ

حضرت عبداللہ بن المبارک سے ایک دوسرا طریقہ بھی منقول ہے کہ ہر رکعت کے قیام میں قرآت سے قبل پندرہ مرتبہ اور قرآت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ تسبیح پڑھیں اور دوسرے سجدے کے بعد نہ پڑھیں تو اس طرح تعداد تسبیح فی رکعت پچھتر ہی رہتی ہے احناف کے نزدیک یہ طریقہ افضل ہے کیونکہ پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد سیدھا قیام کی طرف جانے کی سنت ترک نہیں ہوتی۔ اگر کسی رکن میں تسبیحات بھول جائیں یا تعداد میں کمی بیشی ہو جائے تو سجدہ سہو نہ کریں۔

اور اگر کسی دوسری وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو جائے تو اس میں یہ تسبیح نہیں پڑھی جائے گی۔ اس تسبیح کو مکمل ﴿"سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"﴾ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

ایک بات ذہن نشین رہے کہ ہر رکن کی اپنی تسبیح وغیرہ پہلے پڑھیں پھر یہ تسبیح پڑھیں مثلاً رکوع اور سجدہ میں پہلے رکوع اور سجدہ کی تسبیح پڑھیں پھر یہ پڑھیں۔

فاضل مولف نے حاشیہ میں فرمایا کہ مسند الفردوس میں حضرت ابومنصور الدیلمی فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ التسبیح بہت مشہور نماز ہے اور صحیح سند سے ثابت ہے امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن المبارکؒ یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور صالحین یہ نماز ایک دوسرے سے حاصل کرتے آئے ہیں۔ حضرت عبدالعزیز بن ابی داؤد جو کہ حضرت عبداللہ بن المبارک سے قدیم ہیں فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے وہ صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرے اس نماز کے استحباب پر ابو حامد، علامہ الجوینی اور امام غزالی وغیرہ نے ترغیب دی ہے۔

## الْوَصِيَّةُ التَّاسِعَةُ (۹)

# سَلُو اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

وعن أَبی الْفَضلِ الْعَبَّاسِ بن عبدالمطلب رضی الله عنه قال قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، عَلِّمْنِی شَيْئاً أَسْأَلُهُ اللهَ تَعَالٰی، قَالَ (سَلُو اللهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّاماً، ثُمَّ جِئْتُ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِی شَيْئاً أَسأَلُهُ اللهَ تَعالٰی، قَالَ لِی (يَاعَبَّاسُ يَاعَمَّ رَسُولِ اللهِ، سَلُو اللهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ).

(اخرجه الترمزی وقال حديث حسن صحيح)

وَنذ كُرُ هُنا بَعْضَ الْأَدْعِيَةِ المأْثورَةِ عَنِ النَّبی ﷺ وَالَّتِی كَانَ يُعَلِّمُهَا أَصْحابَهُ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

عن ابی عمر رضی الله عنه قال قُلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّی يَدْعُوا بهٰؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحابه اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اللَّهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصارِنَا وَقُوَّتِنا مَاأَ حْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَامَنْ لَا يَرْحَمُنَا.

(اخرجه الترمذی وقال حديث حسن)

وَعَنْ أَبِی هُريرةؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّ هُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللهُ تَعَالٰی لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدَ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ.

(اخرجه الترمذی وقال حديث حسن)

وعن ابن مسعود رضی الله عنه أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُول اللَّهُمَّ اِنِّی أَسْأَلُكَ الْهُدَیٰ وَالتُّقَیٰ والْعَفَافَ وَالْغِنَیٰ.

(اخرجه مسلم)

وعن طارق بن أَشيمَ الْأَ شجعیِّ الصَّحَابِیِّ رضی الله

عنه قال كَانَ الرَّجُلُ اِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ(اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي).

(اخرجه مسلم)

وفی روايةٍ أُخرىٰ لمسلم عن طارق أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ أَتَاهُ رَجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولُ اللهِ،كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟قَالَ:(قُلْ:اَللَّهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي،وَعَافِنِي،وَارْزُقْنِيْ،فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ).

وعَن أَبِي هريرة رضى الله عنه قال كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي هُوَا عِصْمَةُ أَمْرِي،وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ فِيهَا مَعَاشِي،وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي،وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ،وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرِّ.

(اخرجه مسلم)

وعَن أَبِي أُمامةؓ قَالَ دَعَارَسُولُ اللهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئاًفَقُلْنَا يَارَسُولَ اللهِدَعَوتَ بِدُعَاءٍ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍلَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئاً،فَقَالَ(أَلَا أَدُلُّكُمْ مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ؟تَقُولُ(اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاسَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ،وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ.

(اخرجه الترمذى وقال حديث حسن)

## اللہ تعالیٰ سے درگزری اور عافیت طلب کرنا

حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں

نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے ایسی چیزیں سکھلایئے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو میں کچھ دن ٹھہرنے کے بعد پھر حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسی چیز سکھلایئے جو اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اے عباس اے رسول اللہ ﷺ کے چچا جان اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کرو۔ (ترمذی)

## فائدہ

ترمذی شریف کی ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ کسی شخص کو ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

عافیت کی حقیقت کے بارے میں ملا علی قاری مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ عافیت کا معنی ہے دین کا فتنوں سے محفوظ ہونا اور جسم کا بری بیماریوں اور مشقت شدیدہ سے محفوظ ہونا۔

فاضل مولف فرماتے ہیں اور ہم یہاں سے بعض ایسی دعائیں ذکر کریں گے جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں اور جو آپ ﷺ حضرات صحابہ کرامؓ کو تعلیم فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ شاید ہی حضور اقدس ﷺ کسی مجلس سے کھڑے ہوئے ہوں جب تک کہ یہ دعائیں اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے نہ فرما لیتے۔

کے لیے نہ فرما لیتے۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَ

حُيَيْتَنَا،وَاجْعَلْهُ الْوَارِثِ مِنَّا،وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا،وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا،وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَامَنْ لَا يَرْحَمُنَا.

اے اللہ حصہ دے ہمیں اپنے خوف سے اتنا کہ تو حائل ہو جائے اس کے ذریعے ہم میں اور تیرے گناہوں میں اور اپنی عبادت سے اتنا کہ پہنچا دے تو ہمیں اس کے ذریعے اپنی جنت میں اور یقین سے اتنا کہ آسان کر دے اس کے ذریعے ہم پر دنیا کی مصیبتیں اور فائدہ پہنچا ہمیں ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور باقی رکھ اس کی خیر کو ہمارے بعد اور ہمارا انتقام لے اس سے جو ہم پر ظلم کرے اور مدد کر ہماری اس پر جو ہم سے دشمنی کرے اور نہ ہماری مصیبت ہمارے دین میں اور نہ بنا دینا دنیا کو ہمارا بڑا مقصود اور نہ ہمارے علم کی انتہا اور نہ ہماری رغبت کی انتہا اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو جو ہم پر رحم نہ کرے۔(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائیں مشکلات اور تکالیف میں تو وہ راحت میں کثرت سے دعا کرے۔(ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے

اللّٰهُمَّ اِنِّى أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى والْعَفَافَ وَالْغِنٰى.

(اخرجہ مسلم)

اے اللہ مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے عافیت نصیب فرما اور مجھے رزق عنایت فرما۔(مسلم)

مسلم کی ایک دوسری روایت میں طارقؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ میں کس طرح کہوں جب اپنے رب سے مانگوں؟ تو آپ ﷺ نے

فرمایا کہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی،وَعَافِنِی،وَارْزُقْنِیْ،فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْیَاکَ وَآخِرَتَکَ

اے اللہ مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم اور مجھے عافیت نصیب فرما اور رزق عطا فرما بے شک یہ کلمات تیرے لیے دنیا وآخرت کو جمع کر دیں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِی دِیْنِی الَّذِی ھُوَا عِصْمَۃُ أَمْرِی،وَأَصْلِحْ لِی دُنْیَایَ فِیھَا مَعَاشِی،وَأَصْلِحْ لِی آخِرَتِی الَّتِی فِیھَا مَعَادِی،وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِی فِی کُلِّ خَیْر،وَاجْعَل الْمَوْتَ رَاحَۃً لِی مِنْ کُلِّ شَر.

اے اللہ درست رکھ میرے دین کو جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور درست رکھ میری دنیا جس میں میری معاش ہے اور درست رکھ میری آخرت جہاں مجھے لوٹنا ہے اور کر زندگی کو میرے لیے ترقی ہر بھلائی میں اور کر موت کو چین میرے لیے ہر برائی سے۔(مسلم)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت دعائیں فرمائیں جن میں سے ہم نے کچھ یاد نہ کیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے بہت دعائیں فرمائیں جن میں سے ہم نے کچھ یاد نہ کیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتلاؤں جو ان سب کی جامع ہو ؟ تو کہو

اللّٰھُمَّ أَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ،وَنَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ

مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْکَ الْبَلاَغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ.

(اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن)

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں آپ سے ہر اس بھلائی کا جس کا سوال کیا ہے آپ سے آپ کے نبی محمد ﷺ نے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس برائی سے جس سے پناہ مانگی ہے آپ کی آپ کے نبی محمد ﷺ نے اور آپ سے مدد چاہی جاتی ہے اور آپ ہی پر منزل تک پہنچانا ہے اور نہ پھرنا (گناہوں سے) اور نہ قوت ہے (نیکی کی) مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ (ترمذی)۔

# الْوَصِيَّةُ العَاشِرَةُ (١٠)

## فَضْلُ الصِّيَامِ

عن أَبی أُمامةؓ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللہِ مُرْنِی بِعَمَلٍ قَالَ: (عَلَيْکَ بِالصَّومِ، فَاِنَّهُ لا عِدْلَ لَهُ، قُلْتُ يَارَسُولَ اللہِ مُرْنِی بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْکَ بِاالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لا عِدْلَ لَهُ) قُلْتُ يَارَسُولَ اللہِ مُرْنِی بِعَمَلٍ: قَالَ (عَلَيْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لامِثْلَ لَهُ).

(اخرجہ النسائی وابن خزیمۃ فی صحیحۃ)

وَفِی روایة لنسائی قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللہِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللہِ مُرْنِی بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِی اللہُ بِهِ قَالَ (عَلَيْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لامِثْلَ لَه).

(اخرجہ ابن حیان فی صحیحۃ فی حدیث)

قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ للہِ دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ؟ (عَلِيْکَ بِالصَومِ فَاِنَّهُ لامِثْلَ لَه)، قَالَ: فَکَانَ أَبُو أُمَامَةَ لا يُرَیٰ فِی بَيتِهِ الدُّخَانُ نهاراًاِلَّا اِذَا نَزَلَ بهمْ ضَيْفٌ).

وَعَلَیْنَا أَنْ نَتَدَبَّرَ الْحَدِیْثَ الاتی

عن ابی سعیدؓ قال(قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُومُ یَوْماً فِی سَبِیلِ اللہِ تَعَالٰی اِلَا بَاعَدَاللہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ وَجْھَہُ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیفاً).

(اخرجه البخاری و مسلم والترمذی والنسائی)

## نفلی روزے کی فضیلت

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے حکم فرمایئے کسی عمل کا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ رکھا کرو بے شک اس کے برابر کوئی عمل نہیں میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے حکم فرمایئے کسی عمل کا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ رکھا کرو بے شک اس کا کوئی مثل نہیں ۔(نسائی،ابن ماجہ)

نسائی شریف کی ایک دوسری روایت میں آتا ہے حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کسی ایسے کام کا حکم فرمائیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا روزے رکھا کر بے شک انکا کوئی مثل نہیں۔(ابن حبان)

ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتلایئے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا روزہ رکھا کر بے شک اس کا کوئی مثل نہیں۔راوی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہؓ کے گھر میں دن کو دھواں دیکھنے میں نہ آتا مگر یہ کہ ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہوا ہو۔

ہم پر ضروری ہے کہ ہم آنے والی حدیث میں غور وفکر کریں۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی بندہ اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ

سے اس کے چہرے سے آگ کو ستر سال کی مسافت دور فرما دیتے ہیں ۔(بخاری مسلم، ترمذی، نسائی)

## فائدہ

ان احادیث مبارکہ میں نفلی روزوں کی بہت فضلیت وارد ہوئی ہے خصوصاً سردیوں میں روزہ رکھنے کو حضور اقدس ﷺ نے غنیمت باردہ یعنی ایسا مال غنیمت جس کے حصول میں مشقت نہ ہو فرمایا ہے۔

## الوَصِيَّةُ الْحَادِيَةَ عشرةَ(١١)

## فَضُلُ التَّوُبَةِ اِلٰى اللهِ

وَعَنِ الْأَغَرِّ بنِ يسارِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (يَاأَيُّهَا النَّاسُ تُوبُو اِلٰى اللهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ، فَاِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)

(اخرجه مسلم)

وعن أَبي هريرةَ رضي الله عنه قال سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ(وَاللهِ اِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَومِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)

(اخرجه البخاري)

وعن ابي حمزة انس بن مالكٍ لْأَنصارِيّ خادمِ رَسُولُ اللهِ ﷺ (للهُ أَفْرَحُ بِتوبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بعِيره وَقَدْ أَضَلَّهُ فی أَرْضٍ فَلَاةٍ)

(متفق اليه)

وفي رواية لمسلمَ(للهُ أَشَدُّ فَرَحاً بتَوُبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ أَحَدَكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتٰى شَجَرَةً فَاضْطجَعَ فی ظِلِّهَا وَقَدْ أَيِسَ مِنْ

رَاحِلَتِهِ فَبَیْنَمَا هُوَا كَذٰلِکَ اِذْهُوَا بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ،فَأَخَذَ بِخَطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ،اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِی وَأَ نَارَبُّکَ،أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)

وعن أَبِی مُوسیٰ عبدالله بن قیس الأشعریؓ عن النبیﷺقال یَبْسُطُ یَدَهُ بِاللَّیْلِ لِیَتُوبَ مُسِیءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهُ بِالنَّهَارِلِیَتُوبَ مُسِیءُ اللَّیْلِ،حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(اخرجه مسلم)

## اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے کی فضیلت

حضرت اغربن یسار المزنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا اے لوگوتوبہ کرواللہ کی طرف اورمعافی چاہواس سے بے شک میں روزانہ سومرتبہ توبہ کرتاہوں۔(مسلم)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہےفرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺکو فرماتے ہوئے سنااللہ کی قسم بے شک میں استغفارکرتاہوں اللہ تعالیٰ سےاورتوبہ کرتا ہوں اس کی طرف ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ(بخاری)

حضرت ابوحمزہ انس ابن مالک انصاری خادم رسولﷺروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتے ہیں اس شخص سے بھی جواچانک پالے اپنے اونٹ کہ جبکہ وہ اسے گم کرچکا تھا جنگل میں(متفق علیہ)

مسلم شریف کی روایت میں آتاہےفرمایااللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتاہےتم میں اس شخص سے بھی زیادہ جواپنی سواری پرتھاجنگل میں پھروہ بھاگ گئی اس سےاوراس پراس کاکھانااورپیناتھاپس وہ اس سے مایوس ہوگیاپھروہ ایک درخت کے نیچےاس کے سایہ میں لیٹ گیااوروہ اپنی

سواری سے بالکل مایوس ہو چکا تھا کہ اس دوران وہ اسکے پاس آ کر کھڑی ہو گئی پس اس نے اس کی لگام تھامی اور شدت خوشی سے کہا اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں۔ شدت فرحت سے غلطی کر بیٹھا۔

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس الاشعریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تا کہ دن کو گناہ کرنے والے توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتے ہیں تا کہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

## فائدہ

پیغمبر علیہ السلام کا استغفار اور توبہ اس اعتبار سے ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کو ہر وقت روحانی ترقی ہوتی رہتی تھی اور آپ ﷺ قرب الٰہی کے مدارج طے فرماتے رہتے تھے جسکی وجہ سے آپ ﷺ کو سابقہ مراتب اور مدارج کم محسوس ہوتے جس پر آپ توبہ اور استغفار فرماتے۔ دوسرا آپ ﷺ کی خدمت و مجلس میں مختلف قسم کے لوگ آتے رہتے جن کے اثرات آپ ﷺ کے صاف و شفاف قلب پر پڑتے تو آپ ﷺ اپنے قلب پر تکدر محسوس فرماتے تو توبہ واستغفار فرماتے۔

توبہ کی قبولیت کے لیے تین شرائط ہیں (۱) اپنے گناہ پر ندامت ہو (۲) فوراً اس گناہ سے الگ ہو جائے۔ (۳) آئندہ کے لیے نہ کرنے کا عزم کرے۔

اس کے ساتھ اگر حقوق العباد ذمہ پر ہیں تو ان کو ادا کرنے کا اہتمام کرے اور زبان سے بھی توبہ واستغفار کرے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ توبہ ندامت کا نام ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر ندامت اور توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائیں گے۔ دراصل انسان جتنے بھی گناہ کرے وہ محدود اور متناہی ہونگے جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت غیر محدود اور غیر

متناہی ہے اور متناہی کا مقابلہ غیر متناہی نہیں کرسکتا لہذا اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ادنیٰ قطرہ متوجہ ہوجائے تو زندگی بھر کے گناہ لمحہ بھر میں معاف ہوجاتے ہیں۔انسان کی توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک جان کنی اور سکرات طاری نہ ہو اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، انسان کو توبہ واستغفار سے غفلت نہیں برتنی چاہیے جب بھی گناہ سرزد ہو فوراً توبہ کرے اگرچہ سو بار گناہ ہو سو بار توبہ کرے انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ گناہوں سے چھٹکارا نصیب فرمائیں گے۔

## الْوَصِّةُ الثَّانِيَةَ عشرَةَ(۱۲)

## فِی أَرکَان الْإِسْلَامِ

عن معاذِ بن جبلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِی سَفَرٍ فَأَصْبَحتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْت يَارسُولَ اللهِ ﷺ أَخْبِرْنِی بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيی مِنَ النَّارِ؟قَالَ(لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰی مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ،تَعْبُدُاللهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهِ شَيْئًا،وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ،وَتَصُومُ رَمَضَانَ،وَتَحُجُّ الْبَيْتَ،ثُمَّ قَالَ(أَلا أَدُلُّکَ عَلٰی أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟قُلْتُ بَلٰی يَارَسُولَ اللهِ قَالَ:الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الماءُ النَّارَ،وَصَلاَةُ الرَّجُلِ فِی جَوْفِ اللَّيْلِ،ثُمَّ تَلاقَولَهُ تَعَالیٰ(تَتجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ)حَتّٰی بَلَغَ يَعْمَلُونَ.

ثُمَّ قَالَ(أَلاَ أُخْبِرُکَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ)قُلْتُ بَلٰی يَارَسُولَ اللهِ ﷺ،قَالَ(رَأْسَ الْأَمْرِ الْإِ سْلَامُ،وَعَمُودُهُ الصَّلاَةُ،وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)ثُمَّ قَالَ(أَلَا أُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ كُلِّهِ؟قُلْتُ بَلٰی

**يَـارَسُـولَ اللهِ قَالَ(كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا وَأَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ)قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ وَاِنَّـا لَمُؤَخِذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ (ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ،وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِى النَّارِ عَلٰى وَجُوهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ).**

(اخرجه احمد والترمذی والنسائی اابن جامه وقال الترمذیحدیث حسن صحیح)

## ارکان اسلام

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں ہیں ایک مرتبہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا ایک صبح میں آپ ﷺ کے بالکل قریب تھا اور ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور دوزخ سے دور کردے؟ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا تو نے ایک بڑی چیز کا سوال کیا ہے اگرچہ یہ آسان ہے اس پر جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان فرمادیں۔پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کراور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرااور نماز قائم کراور زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر پھر فرمایا کیا میں تجھے بھلائی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح بجھادیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھادیتا اور اسی طرح آدمی کا نماز پڑھنا درمیانی رات کو پھر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

**تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُونَ.**

(دور رہتے ہیں ان کے پہلو بستروں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر اور امید سے اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں پس نہیں جانتا کوئی نفس جو اس کے لیے چھپائی گئی ہے آنکھوں کی ٹھنڈک بدلہ ہے ان کاموں کو جو وہ کرتے ہیں) پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں اس کام کی بنیاد اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی؟

میں نے عرض کیا ضرور بتلائیے یا رسول اللہ ﷺ فرمایا! اس کام کی بنیاد اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے (یعنی اسلام کی شان وشوکت اور دبدبہ وسطوت جہاد سے ہے)

پھر فرمایا کہ میں تمہیں ان سب کی جڑ اور اصل نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتلائیے یا رسول اللہ ﷺ فرمایا! اس کو روک کر رکھ اور اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہماری گرفت ہوگی ہماری گفتگو پر؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں تجھے گم کردے لوگوں کو جہنم کی آگ میں چہرے کے بل الٹا ان کی زبانوں کی کٹی ہوئی کھتیاں ہی تو ڈالیں گی۔(ترمذی ،نسائی،احمد،ابن ماجہ)

## فائدہ

اس حدیث مبارک میں حضور اقدس ﷺ نے ارکان اسلام شہادتیں ،نماز ،روزہ،اورزکوۃ کو بیان کرنے کے بعد آخر میں حفاظت زبان کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور اس کو تمام اعمال کی جڑ قرار دیا ہے ایک حدیث شریف میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھے دوٹکڑوں (زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں حضرت معاذؓ کی حدیث میں زبان کے اعمال کو کٹی ہوئی کھیتیوں سے تشبیہ دی گی ہے کہ جس طرح کھیتی جب کاٹی جاتی ہے تو ہر طرح رطب ویابس، اچھے اور برے پودے کٹے چلے جاتے ہیں اسی طرح زبان سے خیر وشر،ثواب وگناہ کی باتیں انسان بلا امتیاز کہتا چلا جاتا ہے اور اکثر زبان سے گناہ کی باتیں، جھوٹ ،غیبت ،بہتان ،چغلی،فحش کلامی وغیرہ سرزد ہوتی ہیں اور بہت کم انسان ان سے محفوظ رہ سکتا ہے تو آپ ﷺ نے اس کی حفاظت اور اس کو بے لگام چھوڑنے کے خطرناک انجام کی نشان دہی فرمائی ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے "البلاء موکل

بالنطق" مصیبتیں زبان کے ساتھ بندھی ہیں کہ انسان کبھی کوئی ایسا کلمہ زبان سے کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اس پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں جیسے غزوہ حنین میں نوجوان صحابہ کرامؓ کی زبان سے ایک فخریہ کلمہ نکلنے کی وجہ سے پیغمبر علیہ السلام کی موجودگی میں ابتداءً شکست کا سامنا کرنا پڑا۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔

احفـه لسـانک ایهـا الانسـان　　لا یلـدغنک انه شعبـان

کم فی المقابر من قتل لسانه　　کانت تهاب نقاه الشجعان

اے انسان اپنی زبان کی حفاظت کر یہ تجھے ڈس نہ لے بے شک یہ اژدھا ہے۔
کتنے قبرستانوں میں اپنی زبان کے مقتول پڑے ہیں حالانکہ ان سے مقابلے میں بڑے بہادر گھبرایا کرتے تھے۔

## الْوَصِيَّةُ الثَّالِثَةَ عَشَرَةَ(١٣)

## فی بِرّ الْوَالِدَيْنِ

عن ابی هریرهؓ قال جاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَال (یَارَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِی؟قَالَ((أُمُّکَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟قَالَ((أُمُّکَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟قَالَ((اَبُوکَ)).

(اخرجه الشیخان)

وفی روایة عنه یَارَسُولَ اللهِ !مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحبَةِ؟قَالَ((اُمُّکَ ثُمَّ أُمُّکَ ثُمَّ أُمُّکَ ثُمَّ أَبُوکَ أَدْنَاکَ فَأَدْنَاکَ)).

(اخرجه مسلم)

وعنهؓ عن النبی ﷺ قَالَ(رَغِمَ أَنْفُ،أَنْفُ،ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَکَ أَبَوَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ،أَحَدَهُمَا أَوْکِلَیْهِمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ).

(اخرجه مسلم)

# والدین سے نیکی کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کون سب سے زیادہ میرے بہترین سلوک کا مستحق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا باپ۔ (بخاری و مسلم)

ابو ہریرہؓ کی دوسری روایت میں آتا ہے یا رسول اللہ ﷺ کون زیادہ حقدار ہے میرے حسن سلوک کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر قریب سے قریب تر۔ (مسلم)

ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مٹی میں ملے ناک پھر مٹی میں ملے ناک پھر مٹی میں ملے ناک اس شخص کا جس نے اپنے والدین کو پایا بڑھاپے میں ایک کو یا دونوں کو پھر جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم)

## فائدہ

قرآن وحدیث میں والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کی بہت تاکید وارد ہوئی ہے اور والدین کی نافرمانی سخت خسران اور بدنصیبی کا باعث ہے ایک حدیث شریف میں جنت کو ماں کے قدموں تلے قرار دیا گیا ہے اور ایک دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی والد کی رضا وخوشنودی میں، اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں قرار دی گئی ہے اور والدین کی نافرمانی اور یار دوستوں پر مہربانی کو قیامت کی علامت قرار دیا گیا ہے اور حقوق والدین ایک ایسا گناہ ہے جس کی سزا اکثر دنیا ہی میں مل جایا کرتی ہے۔

## اَلْوَصِیَّۃُ الرَّابِعَۃَ عشرۃَ (۱۴)

# اَلْمُحَافَظَةُ عَلٰی الصَّلاۃِ

عن عبداللہ بن عمرؓ عن النبیﷺ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلاۃَ یَوْمًا فَقَال (مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُورًا وَبُرْھَانًاوَنَجاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ،وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ یَکُنْ لَہٗ نُورٌ وَلا بُرْھَانٌ وَلَا نَجاۃٌ ،وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ ابْنِ خَلَفٍ).

(اخرجہ احمد باسناد جید)

وَعَن اَنسٍؓ قَال (فُرِضَتِ الصَّلَواتُ عَلٰی النَّبِیِّﷺ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ خَمْسِینَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا ،ثُمَّ نُودِیَ یَامُحَمَّدُ اِنَّہٗ لَایُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَاِنَّ لَکَ بِھٰذِہِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ).

(اخرجہ الخمسۃ الا اباداود)

قَوْلہ ثُمَّ نُودِیَ اَیِ مِنْ قِبَلِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ وَقولہ خَمْسِیْنَ اَیْ اَجْرُ الْخمسین الَّتِی فُرِضَتْ اَوَّلاً.

وَعن ابی قَتَادَۃَؓ عن النبیﷺ قَالَ قَالَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ(اِنِّی افْتَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَھِدْتُ عِنْدِی عَھْدًا اَنَّہٗ مَنْ جَاءَ یُحَافِظُ لِوَقْتِھِنَّ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّتہ،وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْھِنَّ فَلا عَھْدَ لَہٗ عِنْدِی).

(اخرجہ ابو داود)

وعن ابی ھریرۃؓ عن النبیﷺ قَالَ(اَرَاَیْتَمْ لَوْ اَنَّ نَھراً بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ شَیْءٍ؟قَالُوالا یَبْقٰی مَنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ،قَال فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَواتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا).

(اخرجہ الخمسۃ الا اباداود)

عن عمروبن سعید قال کُنْتُ عِنْدَ عثمانؓ ،فَدَعَا بِطھُورٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِﷺ یَقُولُ(مَا مِنْ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلاۃٌ مَکْتُوبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوءَ ھَا وَخُشُوعَھَا،وَرُکُوعَھا،اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا

كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً،وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ).

وعن عثمان بن عَفَّانٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ(مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ،وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ).

(خرجه مسلم)

وعن أَبِي موسىؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)

(متفق اليه)

## نماز کی پابندی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی تو وہ نماز اس کے لیے نور اور دلیل اور نجات بن جائیگی قیامت کے دن اور جس نے اس کی پابندی نہ کی تو اس کے لیے نور رہوگا نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(مسند احمد بن حنبل)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر معراج کی شب پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کر کے پانچ کردی گئیں پھر ندا آئی اے محمد ﷺ میرے ہاں بات تبدیل نہیں ہوتی اور بے شک تیرے لیے ان پانچ پر پچاس ہیں ۔(بخاری ،مسلم،نسائی،ترمذی،ابن ماجہ)

حدیث کا یہ ٹکڑا کہ پھر ندا آئی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حدیث کا یہ ٹکڑا کہ پچاس ہیں یعنی انہیں پچاس نمازوں کا ثواب ہے جو پہلے فرض کی گئیں تھیں۔

حضرت ابوقتادہؓ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا بے شک میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے

اپنے تئیں یہ عہد کیا ہے کہ جو شخص ان نمازوں پر پابندی ان کے اوقات میں کرتے ہوئے آئے گا تو میں اسے جنت میں داخل کردوں گا اور جو ان کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے میرے پاس کوئی وعدہ نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتا کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کے جسم پر کچھ میل باقی نہیں رہے گا آپ ﷺ نے فرمایا یہ مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

عمرو بن سعید ذکر کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس تھا آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں کوئی مسلمان بندہ کہ اس پر فرض نماز آجائے پھر وہ بہترین طریقے پر اس کا وضو اور خشوع اور رکوع ادا کرے مگر وہ کفارہ بن جاتی ہے اس کے گزشتہ گناہوں کا جب تک کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ ہمیشہ ہوتا ہے۔

حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے نصف شب قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔ (مسلم)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق الیہ)

## فائدہ

ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے

لگایا جاسکتا ہے کہ دیگر عبادات روزہ، حج، زکوٰۃ، کے احکام اور فرضیت زمین پر ہوئی اور نماز کی فرضیت اور عطیہ حضور اقدس ﷺ کو رب ذوالجلال نے عرش پر معراج کی شب بلا کر عطا فرمایا اور شب معراج سے اگلے دن حضرت جبرائیل امین نے ظہر کی نماز سے خانہ کعبہ میں حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو امامت کروا کر اس کی عملی ابتداء کرائی۔

ایک حدیث میں نماز کو ایمان و کفر کی حد فاصل قرار دیا گیا۔ تنبیہ الغافلین میں حضرت ابولیث سمرقندی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص پانچ نمازوں کی پابندی کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ پانچ انعام عطا فرماتے ہیں ایک یہ کہ اس سے رزق کی تنگی اٹھالی جاتی ہے دوسرا یہ کہ اس سے عذاب قبر اٹھالیا جاتا ہے تیسرا یہ کہ نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا چوتھا یہ کہ وہ پل صراط سے بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا پانچواں یہ کہ وہ جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہوگا اور جو شخص پانچ نمازوں میں سستی کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بارہ طرح سزا دیتے ہیں تین دنیا میں اور تین موت کے وقت اور تین قبر میں اور تین قیامت کے دن بس دنیا کی تین یہ ہیں کہ اس کی کمائی اور رزق سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور اس کے دیگر اعمال قبول نہیں ہوتے اور اس کے چہرے سے صلاح کا نور اٹھالیا جاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور موت کے وقت تین یہ ہیں کہ اس کی روح اس حال میں نکالی جاتی ہے کہ وہ پیاسا اور بھوکا ہوتا ہے اور اس کے نکالنے میں سختی کی جاتی ہے اور قبر میں تین یہ ہیں کہ منیر ونکیر سختی سے سوال کرتے ہیں اور قبر اندھیر کر دی جاتی ہے اور تنگ کر دی جاتی ہے اور قیامت میں تین یہ ہیں کہ اس کا حساب سخت ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہونگے اور اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔

# الْوَصِيَّةُ الْخَامِسَةَ عشرةَ(١٥)

# فی حُسْنِ الْخُلُقِ

عن أَبی الدرداءؓ قال قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مَا مِنْ شَیءٍ أَثْقَلَ فِی مِیزَانِ الْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ،وَاِنَّ اللهَ تَعَالٰی لَیُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْعَذِیءَ)

(اخرجه ابو درداود والترمذی)

وعن ابی هریرةؓ قَال قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِینَ اِیْمَاناً أَحْسَنُهُمْ خَلْقًا،وَخِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِأَهْلِهِ)

(اخرجه بوداود والترمذی)

وعن جابرؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (اِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا،وَاِنَّ أَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَة، الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَیْهِقُونَ،قَالوا یا رَسُول اللهِ مَا الْمُتَفَیْهِقُونَ؟قَالَ(الْمُتَكَبِّرُوْنَ).

(اخرجه الترمذی)

## حسن اخلاق

حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شے بندہ کے میزان میں قیامت کے دن اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری نہ ہوگی اور بے شک اللہ تعالیٰ بدکلام فحش گوئی کو مبغوض رکھتے ہیں۔(ابوداود،ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومنین میں زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں زیادہ اچھے ایمان والا ہو اور تم میں بہتر ہو اپنے اہل خانہ کے ساتھ (ابوداوٗد،ترمذی)۔

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تم

میں سب سے زیادہ مجھے محبوب اور تم میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہوگا اور بے شک تم میں سب سے زیادہ مجھے مبغوض اور تم میں سب سے زیادہ مجھ سے دور قیامت کے دن زیادہ باتیں کرنے والے ٹھٹھا مذاق کرنے والے اور متفیھقون ہونگے۔ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا یہ متفیھقون کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تکبر کرنے والے۔ (ترمذی)

## فائدہ

تکبر اچھے کپڑے پہننے، اچھا کھانا کھانے اور اچھا رہنے سہنے کا نام نہیں بلکہ حدیث شریف میں تکبر دو چیزوں کو قرار دیا ہے ایک ہے حق بات کا انکار کرنا اور دوسرا لوگوں کو حقیر سمجھنا اگر کسی انسان میں یہ دو چیزیں پائی جائیں تو وہ متکبر ہے۔ خواہ اس کی ظاہری حالت کچھ بھی ہو یہ مرض بڑا خطرناک ہے اور دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی کا باعث ہے' رفعت وبلندی' عاجزی وانکساری سے حاصل ہوتی ہے۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار بنتا ہے

## الْوَصِيَّةُ السَّادِسَةَ عَشَرةَ(١٦)

## مَايُقَالُ دُبُر كُلِّ صَلاةٍ

عن معاذ بن جبلؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ(يَامُعَاذُ اِنِّی لَاُحِبُّکَ)فَقَالَ لَهُ مُعاذُبِأَبِيی أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللهِ وَاَنَا وَاللهِ أُحِبُّکَ قَالَ: أُصِيکَ يَامُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِی دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ أَنْتَ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِكْرِکَ وَشُكْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ).

(اخرجه ابوداود والنسائی واللفظ له وابن خزيمة وابن حبان فی صحيحها)

وعن أَبی هُريرةؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ فِی دُبُرِ كُلِّ

صَلاۃٍ ثَلاثاً وَثَلاثِیْنَ،وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلاثاً وَثَلاثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلاثاً وَثَلاثِیْنَ فتِلْکَ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامُ المائَۃِلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ،لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،غُفِرَتْ لَہٗ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ).

(ھذہ روایۃ مسلم)

وعن سعد بن ابی وقاصؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَواتِ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ(اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ،وَأَعُوذُبِکَ أَنْ أُرَدَّ اِلٰی أَرْذَلِ الْعُمُرِ،وَأَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا،وَأَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ).

(اخرجہ البخاری)

وعن أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ جویریۃَ بنتِ الْحَارِثؓ أَنَّ النبیَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِی مَسْجِدِھَا،ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ أَضْحَی وَھِیَ جَالِسَۃٌ،فَقَالَ:(مَا زِلْتِ عَلٰی الْحَالِ الَّتِی فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا؟فَقَالَتْ نَعَمْ،فَقَالَ النَّبِیُّ قَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ أَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ لَوْوُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ(سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہِ عَدَدَ خَلْقِہِ وَرِضَاءَ نَفْسِہِ وَزِنَۃَ عَرْشِہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہِ).

(اخرجہ مسلم)

## فرض نمازوں کے بعد کی دعائیں

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑااورفرمایا اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں تو معاذؓ عرض کیا میرے ماں باپ آپ ﷺ پرقربان یارسول اللہ ﷺ میں بھی اللہ کی قسم آپ ﷺ سے سے محبت کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر

نماز کے بعد یہ دعائیہ کلمات کہنا ہرگز نہ ترک کرنا۔

اللّٰھُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ)

اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت پر (ابوداؤد ،نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان)۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا پس یہ ننانوے ہوئے پھر پورا **لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی ء قدیر** پڑھ کر کیا تو اس کی خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں۔(مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ نمازوں کے بعد پناہ مانگا کرتے تھے۔

(اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنُ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ،وَأَعُوذُبِکَ أَنْ أُرَدَّ اِلٰی أَرْذَلِ الْعُمُرِ،وَأَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا،وَأَعُوذِبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ).

(اخرجه البخاری)

اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور بخل سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ مجھے لوٹایا جائے ناکارہ عمر کی طرف اور میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی دنیا کے فتنوں سے اور قبر کے فتنوں سے۔(بخاری)

حضرت ام المومنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے صبح سویرے نکلے صبح کی نماز پڑھنے کے لیے اور وہ نماز کی جگہ بیٹھی تھیں پھر واپس تشریف لائے چاشت کے وقت اور وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھی

تھیں پھر واپس تشریف لائے چاشت کے وقت اور وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھی تھیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم برابر اسی حال پر ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا ؟انہوں نے عرض کیا جی ہاں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ پڑھے اگر ان کا وزن کیا جائے ان اوراد سے جو تم نے پڑھے تو یہ ان سے وزنی ہونگے۔

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ ،عَدَدَ خَلْقِه، وَرِضَاءَ نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

ہم پاکی بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی جو عظمت والے ہیں اور اس کی حمد وثنا کرتے ہیں بتعداد اس کی مخلوق کے اور اس کی ذات کی رضا کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

## فائدہ

فرض نمازوں کے بعد دعا بہت قبول ہوتی ہے۔حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسی دعا بہت سنی جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی) حضور اقدس ﷺ سے فرض نمازوں کے بعد مختلف اذکار منقول ہیں جس میں چند اوپر کی روایات میں مذکور ہیں۔مسلم شریف میں حضرت ثوبانؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور پڑھتے۔

اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالاِكْرَام.

مشکوۃ شریف میں حضرت عقبہ بن عامر کی روایت میں فرض نمازوں کے بعد معوذتین (قل اعوذ برب الفلق ،قل اعوذ برب الناس) پڑھنے کا ارشاد ہے اور

حضرت علیؓ کی روایت میں ہر فرض نماز کے بعد اور سونے سے قبل آیت الکرسی پڑھنے کا ذکر ہے۔

## اَلْوَصِيَّةُ السَّابعة عشرة(١٧)

## فی فَضْلِ الذِّكْرِ

وعن عبدالله بن یسیرؓ أَنَّ رَجُلاً قَال یَارَسُولَ اللهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: (لَايَزَالُ لِسَانُكَ رَطْباً مِنْ ذِكْرِ اللهِ)

(اخرجه الترمذی واللفظ له وابن ماجة والحاكم وقال صحيح الاسناد وابن حبان فی صحيحه)

وروىَ عن معاذٍؓ عن رسولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ أَيُّ الْمُجَاهِدِيْنَ أَعْظَمُ أَجْراً؟قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْراً قَالَ فَأَيُّ الصَّالِحِيْنَ أَعْظَمُ أَجْراً؟قَالَ أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْراً ثُمَّ ذَكَرَ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ، كُلُّ ذٰلِكَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْراً فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ لِعُمَرَ، يَا أَبَا حَفْصٍ ذَهَبَ الذَّاكِرُونَ بِكُلِّ خَيْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَجَلْ).

(اخرجه احمد والطبرانی)

## ذکر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہوگئے ہیں مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ

کونسا مجاہد بڑے اجر والا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا پھر دریافت کیا کہ کونسا نیک انسان بڑے اجر والا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا پھر اس آدمی نے نماز اور زکوٰۃ اور حج اور صدقہ کا ذکر کیا۔ ان تمام چیزوں میں رسول اللہ فرماتے رہے جو ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہو تو اس پر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے ابوحفص ذکر کرنے والے تو ساری خیر و بھلائی لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہاں"۔ (احمد وطبرانی)

## فائدہ

ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور زبان کو اس مقدس ذات کے بابرکت نام سے تروتازہ رکھنا بہت بڑا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین عمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کا قوی ذریعہ ہے حضرت شاہ ولی اللہ دھلوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مختلف حالتوں میں جواذکار و دعائیں تلقین فرمائیں ہیں ان کا اہتمام کرنے والے بھی ہمہ وقت ذکر کرنے والے شمار ہوں گے مثلاً سونے جاگنے، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، گھر میں داخل ہونے یا نکلنے وغیرہ کی دعائیں۔

## الْوَصِيَّةُ الثَّامِنَةَ عشرةَ(١٨)

## فی أَدَبِ النَّفْسِ

عن زيد الخيرؓ قَال قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ لَتُخبِرَنِّی مَا عَلامَةُ فِيمَنْ لا يُرِيدُهُ؟ فَقَال (كَيْفَ أَصْبَحتَ يَازَيْدُ؟ قُلْتُ: أُحِبُّ الْخَيْرَ وَأَهْلَهُ، وَاِنْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ بَادَرْتُ اِلَيْهِ. وَاِنْ فَاتَنِی حَزِنْتُ عَلَيْهِ وَحَنَنْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ﷺ فَتِلْكَ عَلامَةُ اللهِ فِيمَنْ يُرِيدُهُ، وَلَوْ أَرَدَكَ لِغَيْرِهَا لَهَيَّاكَ لَهَا).

(اخرجه رزين)

وعن ابی اَیُّوبَ قَالَ(قَالَ رَسُولُ اللہ، ﷺ أَربَعٌ مِنْ سُنَنِ المُرْسَلِين الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ،وَالنِّكَاحُ،وَالسِّوَاكُ).

(اخرجه الترمذی)

وعن أَبِی هريرةؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ(أَلا أُخبِرُكُمْ بِخَيرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟ ثَلاثَ مَرَّاتٍ،قَالُوا بلٰى،قَال خَيرُكُمْ مَنْ يُرجٰى خَيرُهُ وَيُؤْمِنُ شَرُّهُ،وَشَرُّكُمْ مَنْ لا يُرجىٰ خَيرُهُ وَلا يُؤمَنُ شَرُّهُ).

(اخرجه الترمذی)

وعن أَبِی بَكْرَةَؓ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ أَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟قَالَ(مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)،قِيلَ فَأَیُّ النَّاسِ شَرٌّ؟قَالَ(مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ).

(اخرجه الترمذی)

## نفس کی شائستگی

زید الخیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے بتلایئے کہ کیا علامت ہے اللہ تعالیٰ کی اس شخص کے بارے میں جسے وہ چاہتے ہیں؟ اور کیا علامت ہے اس شخص کے بارے میں جسے وہ نہیں چاہتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے زید تم نے کیسے صبح کی؟ میں نے عرض کیا اس حال میں کہ بھلائی کو اور اس کے کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہوں اور اگر اس پر قادر ہوا تو اس کی طرف سبقت اور جلدی کروں گا اور اگر وہ مجھ سے فوت ہوگئی تو اس پر غمگین ہونگا اور اس کی طرف مشتاق ہوں گا تو آپ نے فرمایا پس یہ علامت ہے اللہ تعالیٰ کی اس شخص کے بارے میں جسے وہ پسند کرتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تم سے ارادہ رکھتے تو اسکو تمہارے لیے مہیا فرمادیتے۔(ترمذی)

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چار

چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت میں "حیا،عطر،نکاح اور مسواک" ۔(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں تم میں سب سے اچھے اور سب سے برے کا فرق؟ تین مرتبہ یہ فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتلایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کی اچھائی کی امید کی جاتی ہو اور اس کی برائی سے حفاظت ہو اور تم میں سب سے برا وہ ہے جس کی بھلائی کی امید نہ ہو اور نہ ہی اس کے شر سے کوئی محفوظ ہو۔(ترمذی)

حضرت ابوبکرہؓ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو پھر سوال کیا گیا کہ کونسا شخص سب سر برا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برا ہو۔(ترمذی)

## فائدہ

ان احادیث مبارکہ میں حضور اقدس ﷺ نے برے اور بھلے، دربار الٰہی میں میں محبوب اور مطرود کا معیار اور فرق بیان کیا ہے ہر مسلمان اس کسوٹی ہر اپنے آپ کو پرکھ سکتا ہے۔ حضرت شداد بن اوس کی روایت میں آتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا عقلمند انسان وہ ہے جو اپنے نفس کو مغلوب رکھے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز اور بے عقل وہ ہے جو نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ پر تمنائیں کرے اور امیدیں باندھے (ترمذی،ابن ماجہ)

حضرت انس ؓ کی روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے استعمال کرتے ہیں کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیسے استعمال فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے موت سے قبل نیک عمل کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔

## الْوَصِيَّةُ التَّاسِعَةَ عشرةَ(۱۹)

## هَجْرُ الْمَعَاصِي وَالتَّمَسُّكُ بِطَاعَةِ اللهِ تَعَالىٰ وَذِكْرِهِ

عن أُمِّ أَنسٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي،قَال اهْجُرِى الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ،وَحَافِظِي عَلٰى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ،وَأَكْثِرِى مَنْ ذِكْرِاللهِ،فَإِنَّكِ لَا تَأْتِيْنَ اللهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ.

(اخرجه الطبرانی باسناد جید)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ اللهُ تَعَالىٰ أَنَاعِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي،وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي،فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ،وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا،وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرْعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا،وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً،

(اخرجه البخاری ومسلم والترمذی)

وعن معاوية رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ:مَا أَجْلَسَكُمْ؟قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ،وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ:آللهِ مَا أَ جلسكم إلا ذلك؟قَالُو:آللهِ مَاأَجْلَسَنَا إِلَّا ذٰلِكَ،قَالَ أَمَاإِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرَائِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ.

(اخرجه مسلم والترمذی والنسائی)

## گناہ چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کا ذکر کرنا

حضرت ام انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وصیت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہوں کو چھوڑ دے بے شک یہ سب سے

افضل ہجرت ہے اور فرائض کی حفاظت کر بے شک یہ سب سے افضل جہاد ہے اور اللہ کے ذکر کی کثرت کر بے شک تو نہیں لائے گی اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی ایسی چیز جو اسے اپنے ذکر سے زیادہ محبوب ہو۔ (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہے اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کے اس کے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے ایک حلقے میں تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا تمہیں کس چیز نے بٹھلا رکھا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم بیٹھے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس کی حمد وثنا کریں اس نعمت پر کہ ہمیں اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور ہم پر احسان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم کیا تمہیں صرف اسی چیز نے بٹھلا رکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا خدا کی قسم ہمیں صرف اسی چیز نے بٹھلا رکھا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سنو میں نے تم سے قسم بدگمانی کی وجہ سے نہیں لی بلکہ میرے پاس حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے تھے اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں۔ (مسلم، ترمذی، نسائی)

## اَلْوَصِّۃُ الْعِشْرُوْنَ (۲۰)

## فِیْ فَضْلِ رَکَعَتِیِ الْفَجْرِ

رُوِیَ عن ابی عمرؓ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللہِ دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ یَنْفَعُنِی اللہُ بِہٖ، قَالَ عَلَیْکَ بِرَکْعَتِی الْفَجْرِ فَاِنَّ فِیْھِمَا فَضِیْلَۃً.

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر)

وفی روایۃ لہ أَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ (لَا تَدْعُوا الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلَاۃِ الْفَجْرِ فَاِنَّ فِیْھِمَا الرَّغَائِبَ).

وعن عائشۃؓ عن النبی ﷺ قَالَ رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا.

وفی روایۃٍ لمسلم (لَھُمَا أَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا جَمِیْعًا).

(اخرجہ مسلم والترمذی)

## فجر کی دو رکعت سنت کی فضیلت

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتلایئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائیں؟۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فجر کی دو رکعت لازم پکڑو بے شک ان میں بڑی فضیلت ہے۔(طبرانی فی الکبیر)

انہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز سے قبل دو رکعت نہ چھوڑے بے شک اس میں بہت سی رغبت کی چیزیں ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فجر کی دو رکعت دنیا و مافیھا سے بہتر ہیں۔

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ یہ دو رکعت مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔(مسلم، ترمذی)

## فائدہ

ان احادیث مبارکہ میں فجر کی دورکعت سے مراد فجر کی نماز سے پہلے دوسنتیں ہیں ان کی بڑی تاکید اور فضیلت وارد ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضوراقدس ﷺ کسی نفلی نماز پر اس قدر پابندی اور اہتمام نہ فرماتے تھے جو فجر کی دوسنتوں کا فرماتے تھے۔(بخاری ومسلم)

آپ ﷺ یہ دورکعت بہت مختصر پڑھتے تھے بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ میں نے اکثر آپ ﷺ کو ان دورکعتوں میں قل یاایہا الکافرون اورقل ھواللہ احد پڑھتے ہوئے سنا۔ترمذی شریف میں تمام سنتیں موکدہ کے بارے میں حضرت ام حبیبہؓ کی روایت ہے کہ حضوراقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے رات دن بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا چاررکعت ظہر سے پہلے اور دورکعت ظہر کے بعد اور دورکعت مغرب کے بعد اور دورکعت عشاء کے بعد اور دورکعت فجر سے پہلے۔

## الْوَصِيَّةُ الْحَادِيَةُ والْعِشرون (۲۱)

## فی عَدَمِ الاِ لْتِفَاتِ فيى الصَّلاةِ

عن أَنس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَابُنَیَّ اِیَّاکَ وَالالْتِفَاتَ فيى الصَّلاةِ فَاِنَّ الالْتِفَاتَ فيى الصَّلاةِ هَلَكَةٌ. الْحَدِيْث.

(اخرجه الترمذی وقال حديث حسن وفی بعض النسخ صحيح)

وَرُوِیَ عن أَبِيى هريرةؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَاقَامَ اِلٰى الصَّلاةِ .أَحْسَبُهُ قَالَ .فَاِنَّمَا هُوَا بَيْن يَدَىِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَاِذَا الْتَفَتَ يَقُولَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلٰی مَنْ تَلْتَفِتُ؟اِلٰى خَيْرٍ مِنِّی؟أَقْبِلْ يَاابْنَ آدَمَ اِلَیَّ فَاَنَا خَيْرٌ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَيْهِ.

(اخرجه البزاز)

# نماز میں یکسوئی

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بیٹے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے بچو بے شک نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت ہے۔(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا بے شک بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمٰن تبارک وتعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے پس جب وہ کسی اور طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کس کی طرف متوجہ ہو رہے ہو؟ کیا مجھ سے بہتر کی طرف؟ اے آدم کے بیٹے میری طرف توجہ کر میں بہتر ہوں ان سب سے جس کی طرف تو متوجہ ہو رہا ہے۔(بزار)

## فائدہ

حدیث مبارک میں التفات فی الصلوۃ سے ظاہری اور باطنی دونوں مراد ہیں التفات ظاہری سے مراد نگاہوں کا ادھر ادھر بھٹکانا اور التفات باطنی سے مراد ہے قلب کا متوجہ نہ ہونا اور خیالات کا منتشر ہونا۔ حدیث شریف میں نگاہوں کا سجدے کی جگہ پر مرکوز رکھنا اور قلب کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کا حکم ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کے بارے میں استفسار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شیطان کا اچکنا ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے(متفق الیہ) اور حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور جب ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اعراض فرماتے ہیں (ابوداؤد، نسائی) ایک حدیث میں اسے لومڑی کی طرح دیکھنے سے تشبیہ دی ہے۔

حضرت شیخ سید محمد بنوریؒ معارف السنن میں تحریر فرماتے ہیں کہ مختلف احادیث

میں نماز میں حیوانات کی تشبہ اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے چنانچہ مسلم شریف میں حضرت عائشہ کی روایت میں سجدے کی حالت میں درندے کی طرح ہاتھ زمین پر پھیلانے سے منع کیا گیا ہے اور مسند احمد میں ابو ہریرہ کی روایت میں حالت قعود میں کتے کی طرح گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنے اور لومڑی کی طرح ادھر ادھر دیکھنے اور مرغ کی طرح سجدے میں ٹھونگے مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اور ابن ماجہ اور نسائی کی روایت میں کوے کی طرح ٹھونگے مارنے سے ممانعت آئی ہے اور ترمذی وغیرہ میں قیام سے سجدے کی طرف اونٹ کے بیٹھنے کی طرح جانے سے نہیں آئی ہے۔

اور بیہقی میں ابوسعید الخدریؓ کی حدیث میں رکوع کی حالت میں گدھے کی طرح سر جھکانے سے منع وارد ہوئی ہے اور مسلم شریف میں جابر بن سمرہ کی روایت میں گھوڑے کی دم کی طرح ہاتھ بار بار اٹھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

## اَلْوَصِيَّةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُونَ (۲۲)

## فَضْلُ الْاِخْلَاصِ

عن معاذ بن جبلؓ أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ بُعِثَ اِلٰى الْيَمَنِ يَارَسُوْلَ اللهِ أَوْصِنِيى، قَالَ ﷺ أَخْلِصْ دِيْنَكَ يَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ.

(اخرجه الحاكم وقال صحيح الاسناد)

وروى عن ثوبان، قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يقول طُوبٰى لِلْمُخْلِصِيْنَ أُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى تُنْجَلِيى عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ.

(اخرجه البيهقى)

وَجَاءَ مِنْ حَدِيْثٍ رَوَاهُ أَبُو أُمَامَةؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَاكَانَ خَالِصًا وَابْتَغِىَ بِهِ وَجْهُهُ).

(اخرجه ابو داود والنسائى باسنادجيد)

## اخلاص کی فضیلت

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جب انہیں یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیے ! آپ ﷺ نے فرمایا اپنے دین کو خالص رکھ تیرے لیے تھوڑا عمل کافی ہو جائے گا۔ (حاکم)

حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا خوشخبری ہے اخلاص والوں کے لیے یہ لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان کی وجہ سے ہر اندھیر فتنہ چھٹ جاتا ہے۔ (بیہقی)

ایک حدیث شریف میں ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل وہی عمل قبول فرماتے ہیں جو اخلاص سے ہو اور اس سے اسی کی رضا وخوشنودی مطلوب ہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

## اَلْوَصِیَّۃُ الثَّالِثَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۳)

## لِمَنْ کَانَتْ لَہٗ اِلٰی اللّٰہِ حَاجَۃٌ

عن عبداللہ بن أبی أوفیؓ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اِلٰی اللّٰہِ حَاجَۃٌ أَوْ اِلٰی أَحَدٍ مِنْ بَنِی آدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ وَالْیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، وَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ لْیَقُلْ: لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالعِصْمَۃَ من کُلِّ ذنب، وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ برٍّ، وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ، لَاتَدَعْ لِی ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَہٗ، وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ، وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضاً اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ.

(اخرجہ الترمذ وابن ماجۃ)

**وَزَادَ ابنُ مَاجَۃ بعدَ قَوْلِہٖ (یَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ) ثُمَّ یَسْأَلُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃِ مَا شَاءَ فَاِنَّہٗ یُقَدَّرُ.**

## صَلاۃُ الْحَاجَۃِ وَدُعَاؤُھَا

وعن عُثْمَانَ بنِ حَنِیْفٍؓ أَنَّ أَعْمٰی أَتٰی اِلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَال یَارَسُولَ اللهِ اُدْعُ اللهَ أَنْ یَکْشِفُ لِی عَنْ بَصَرِی قَالَ أَوْأَدْعُکَ قَالَ یَارَسُولَ اللهِ اِنَّہُ قَدْ شَقَّ عَلَیَّ ذَھَابُ بَصَرِی،قَالَ فَانْطَلِقْ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ،ثُمَّ قُلْ اللّٰھُمَّ اِنِّی أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّ مُحَمَّدٍﷺنَبِیِّ الرَّحْمَۃِ،یَا مُحَمَّدُ اِنِّی أَتَوَجَّہُ اِلٰی رَبِّی بِکَ أَنْ یَکْشِفَ لِی عَنْ بَصَرِی،اللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِی وَشَفِّعْنِی فِی نَفْسِی،فَرَجَعَ.وَقَدْکَشَفَ اللهُ عَنْ بَصَرِہِ.

(اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب والنسائی واللفظ لہ وابن ماجۃ وابن خزیمۃ فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری و مسلم)

## ضرورت مند کے لیے دعا

عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس شخص کواللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت درپیش ہو یاکسی انسان سے کوئی ضرورت متعلق ہوتو وضوکرے اور بہترین وضوکرے اور دورکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھے پھر یہ کلمات کہے:

لَااِلَـہَ اِلَّااللهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ،سُبْحَانَ اللهِ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ،أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ،وَالْعِصْمَۃَ من کُلِّ ذَنبٍ،وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ،وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ،لَاتَدَعْ لِی ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَہُ،وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہُ،وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضاً اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ.

نہیں کوئی معبود اللہ تعالیٰ کے سوا جو بردبار اور کرم والے ہیں پاک ہے اللہ تعالیٰ

جو پروردگار ہے عرش عظیم کا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے جہانوں کا۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کو واجب کرنے والے امور کا اور تیری مغفرت لازم کرنے والے امور کا اور حفاظت ہر خطا سے اور حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے۔ نہ چھوڑیئے میرا کوئی گناہ مگر معاف فرمادیجئے اور نہ کوئی غم وفکر مگر دور کردیجئے اور نہ کوئی ضرورت کہ جس میں آپ کی رضا ہو مگر پوری فرمادیجئے اے ارحم الراحمین۔ ابن ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر دنیا و آخرت کی جو چیز چاہے مانگے بے شک عطا کردی جائے گی۔

## نماز حاجت اور اس کی دعا

حضرت عثمان حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیجئے کہ وہ میری آنکھیں روشن فرمادیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اسی حالت میں نہ رہنے دوں؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر نگاہ کا جانا بہت گراں وشاق ہو گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر پھر کہہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، یَا مُحَمَّدُ اِنِّی أَتَوَجَّهُ اِلٰی رَبِّی بِکَ أَنْ یَکْشِفَ لِی عَنْ بَصَرِی، اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِی وَشَفِّعْنِی فِی نَفْسِی.

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت کے واسطے سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں متوجہ ہوتا ہوں اپنے رب کی طرف آپ کے ذریعہ کہ وہ میری آنکھ روشن فرمادے اے اللہ ان کی سفارش قبول فرمایئے میرے حق میں اور میری سفارش قبول فرمایئے میرے نفس کے بارے میں۔

پھر وہ واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نگاہ روشن کر دی تھی۔ (ترمذی)

# الْوَصِيَّةُ الرَّبِعَةُ وَالْعِشْرُونَ (۲۴)

# فی آفَاتِ النَّفْسِ

عن أَبی ذرؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. قَالَهَا ثَلاثًا قُلْتُ خَابُوا وَخَسِرُوا يَارَسُولَ اللهِ، مَنْ هُمْ ؟ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بَالْحَلِفِ الْكَاذِبِ).

(اخرجه الخمسة الا البخاری)

وعن أَبی بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ شَهَوَاتُ الْغَی فِی بُطُونِكُمْ، وَفُرُجِكُمْ وَمُضِلَّاتُ الْفِتَنِ.

(اخرجه رزین)

وعن جابر بن عبدالله الأَنْصَارِیؓ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (اِتَّقُوا الظُّلْمِ، فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمُهُمْ.

(اخرجه مسلم)

وعن جُندبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ، وَمَنْ رَاءیٰ رَاءیَ اللهُ بِهِ)

## نفس کی آفتیں

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف شفقت سے دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک فرمائیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے تین

مرتبہ یہی فرمایا میں نے عرض کیا پھر تو وہ نامراد اور خسارے میں ہیں یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا گھٹنے سے نیچے ازار لٹکانے والا اور احسان جتلانے والا اور اپنا سودا بیچنے والا جھوٹی قسم کے ساتھ۔(ترمذی ،مسلم،ابوداود،ابن ماجہ،نسائی)

حضرت ابو برزہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم پر سب سے زیادہ اندیشہ وخوف تمہارے پیٹ اور شرمگاہ کی ہلاکت خیز شہوتوں اور گمراہ کن فتنوں کا ہے۔(رزین)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ظلم سے بچو۔ظلم بے شک اندھیریاں ہوگا قیامت کے دن اور بخل ولالچ سے بچو بے شک بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کردیا انہیں اس بات پر ابھارا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کریں۔(مسلم)

حضرت جندب ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے شہرت وناموری کے لیے کوئی کام کیا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو شہرت دیں گے اور جس نے ریاکاری کے لیے کوئی کام کیا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کے بھید کھول دیں گے۔(بخاری ومسلم)

## اَلْوَصِیَّةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُونَ(۲۵)

## فی السُّؤَالِ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

**وعن جابرٍ وفی نسخة عن ابن عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ (مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فَأَعِیْذُوہُ،وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰہِ فَأَعْطُوہُ، وَمَنْ دَعَاکُمْ فَأَجِیْبُوہُ، وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْکُمْ مَعْرُوفًا فَکَافِئُوہُ،فَاِنْ لَمْ تَجِدُوامَا تُکَافِئُونَہُ فَادْعُوالَہُ حَتّٰی تَرَوْ أَنَّکُمْ قَدْ کَافَأْتُمُوہُ فَادْعُوالَہُ حَتّٰی تَرَوْاأَنَّکُمْ قَدْ کَا فَأْتُمُوہُ.**

(رواہ ابوداود والنسائی وابن حبان فی صحیحه والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین)

## وفی النَّھْیِ عن السُّؤَالِ بِوَجْہِ اللہِ

رُوِیَ عَنْ أَبِی عُبَیْدَۃَ مَوْلٰی رِفَاعَۃَ عَنْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ(مَلْعُونٌ مَنْ سَأَلَ بِوَجْہِ اللہِ،وَمَلْعُونٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْہِ اللہِ فَمَنَعَ سَائِلَہُ).

(اخرجه الطبرانی)

## اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنا

حضرت جابر اور ایک روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ طلب کرے تو اس کو پناہ دے دو اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے تو اسے عطا کرو اور جو تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو اور جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اس کا بدلہ دو اگر تم نہ پاؤ ایسی چیز جس سے بدلہ چکا سکو تو اس کے لیے دعا کرو۔ یہاں تک تم سمجھو کہ تم اس کا بدلہ دے چکے ہو۔(ابوداود، نسائی، ابن حبان)

## اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال نہ کرنا

حضرت رافعؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اور ملعون ہے وہ شخص جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ سائل کو نہ دے۔(طبرانی)

### فائدہ

احادیث مبارکہ میں لوگوں سے سوال کرنے کی بہت ممانعت وارد ہے خصوصاً اللہ تعالیٰ کے بابرکت اور مقدس نام کے ذریعہ بلاضرورت شدیدہ سوال کرنا غضب الٰہی کا موجب اور دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی ہے۔ حدیث شریف میں صرف دو شخصوں کو سوال کرنے کی اجازت ہے ایک ایسے فقر میں مبتلا جو کمر توڑ دے اور دوسرا

ایسے قرض میں پھنسا ہوا جو اسے ذلیل ورسوا کردے۔

مندرجہ بالا احادیث میں ایک طرف سائل کو تنبیہ ہے کہ بلاضرورت شدیدہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ذریعہ سوال نہ کرے اور دوسری طرف مسئول کو وعید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کی حرمت کو باقی رکھے اور سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کرے۔

## اَلْوَصِیَّةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُونَ(٢٦)

## فی فَضْلِ أُمِّ الْکِتَاب

وعن أَبی هریرۃ ؓ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یُقُولُ(قَالَ اللهُ تَعَالٰی(قَسَمْتُ الصَّلَاۃَ بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ )وفی روایۃ(فَنِصْفُهَا لِی وَنِصْفُهَا لِعَبْدِی فَإِذَاقَالَ الْعَبْدُ( اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ) قَالَ اللهُ حَمَدَنِی عَبْدِ،فَإِذَا قَالَ(الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) قَالَ أَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِی،فَإِذَاقَالَ(مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ)قَالَ مُجَّدَنِی عَبْدِی،فَإِذَاقَالَ(إِیَّاکَ نَعْبُدُ وَإِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ)قَالَ هٰذَا بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِی،وَلِعَبْدِی مَاسَأَلَ،فَإِذَا قَالَ(اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ أَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ المَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ) قَالَ هٰذَا لِعَبْدِی وَلِعَبْدِی مَاسَأَلَ).

(خرجه مسلم)

عن أَبی سعید بن المُعَلّٰی ؓ قَال کُنْتُ أُ صَلِّی بِالْمَسْجِدِ فَدَعَانِی رَسُولُ اللهِ ﷺ،فَلَمْ أُجِبْهُ ،ثُمَّ أَتَیْتُهُ،فَقُلْتُ یَارَسُولَ اللهِ إِنِّی کُنْتُ أُصَلِّی،فَقَالَ أَلَمْ یَقُلِ اللهُ تَعَالٰی(اِسْتَجِیْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَادَعَاکُمْ)ثُمَّ قَالَ(لَأُعَلِّمَنَّکَ سُورَۃً هِیَ أَعْظَمُ سُورَۃٍ فِی الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ الْمَسْجِدِ) فَأَخَذَ بِیَدِی،فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ یَارَسُولَ اللهِ إِنَّکَ

قُلْتَ لَأُ عَلِّمَنَّکَ أَعْظَمَ سُورَۃٍ فِی الْقُرْآنِ؟ قَالَ (الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ ہِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِی وَالْقُرْآنُ الْعَظِیمُ الَّذِی أُ تِیتُہُ).

(اخرجه البخاری ابو داود والنسائی وابن جامة)

## سورۃ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے نماز کو تقسیم کر دیا ہے اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف اور میرے بندے کے لیے جو وہ مانگے اور ایک روایت میں ہے پس اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے پس جب بندہ کہتا ہے الحمدللہ رب العالمین (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو پروردگا ہے جہانوں کا) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہے " الرحمن الرحیم " (نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا کی اور جب کہتا ہے "مالک یوم الدین" (مالک ہے روز جزا کا) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور جب کہتا ہے "ایاک نعبدوایاک نستعین" (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب وہ کہتا ہے " اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین " (ہمیں ہدایت دیجئے سیدھے راستے کی راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام کیا نہ کہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید بن المعلیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت

نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا میں نے فوراً لبیک نہ کہا پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے۔

اِسۡتَجِیۡبُو لِلّٰهِ وَلِرَّسُولِ اِذَادَعَاکُمۡ. (لبیک کہو اللہ اور رسول کو جب وہ بلائیں)۔

پھر فرمایا کہ میں تمہیں ضرور ایک ایسی سورت سکھلاؤں گا جو قرآن میں سب سے عظیم سورت ہے تیرے مسجد سے نکلنے سے قبل اور میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں ضرور ایسی سورت سکھلاؤں گا جو قرآن میں سب سے عظیم سورت ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا الحمد للہ العالمین سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کی گئی ہے۔

## فائدہ

سبع کا معنی ہے سات اور مثانی کا معنی ہے دوہرا یعنی ایسی سورت جس کی سات آیتیں ہیں اور نماز میں بار بار دھرائی جاتی ہے یا ایسی سورت جو دو بار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں اور دوسری بار مدینہ میں۔ سورۃ الفاتحہ کو قرآن مجید کا خلاصہ کہا جاتا ہے اسی لیے اس کا ایک نام ام الکتاب ہے۔

## اَلۡوَصِیَّةُ السَّابِعَةُ والۡعِشرونَ(۲۷)

## فی فَضۡلِ بَعۡضِ سُورِ الۡقُرۡآنِ وَآیَاتِهِ

وعن انس ؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنۡ أَصۡحَابِهِ(هَلۡ تَزَوَّجۡتَ یَافُلَانُ؟قَالَ لَاوَاللهِ یَا رَسُولَ اللهِ،وَلَا عِنۡدِی مَا أَتزَوَّجُ بِهِ،قَالَ أَلَیۡسَ مَعَکَ(قُلۡ هُوَاللهُ اَحَدٌ)؟قَالَ بَلٰی،قَالَ(ثُلُثُ الۡقُرۡآنِ)قَالَ أَلَیۡسَ

مَعَکَ(اِذَاجَاءَ نَصرُ اللّٰہِ وَالْفَتحُ)؟قَالَ بَلٰی،قَالَ (رُبُعُ الْقُرآنِ) قَالَ أَلَیسَ مَعَکَ (قُلْ یَا أَیُّھَا الْکَافِرُونَ)؟قَالَ بَلٰی،قَالَ (رُبُعُ الْقُرآنِ) قَالَ أَلَیسَ مَعَکَ(اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ)؟قَال بَلٰی قَال (رُبُعُ الْقُرآنِ) تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ.

(اخرجہ الترمذی عن سلمة بن وردان عن انس قال:ھذا حدیث حسن)

وفی فَضْلِ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ وَخَوَتِمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآیَةِ الْکُرسِی

روِیَ عَنْ مُعَاذِ بنِ أَنَسٍ الْجُھَنِیِّ رضی اللہ عنہ عن رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَال (مَنْ قرَأَ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ حَتّٰی یَخْتِمَھَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنیَ اللّٰہُ لَہُ قَصْرًا فی الْجَنَّةِ) فَقَالَ عُمَرُ بنُ الْخِطَابِ اِذَانَستَکْثِرُ یَارَسُول اللّٰہِ،قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (اَللّٰہُ أَکْثَرُ وَأَطْیَبُ)وعن ابی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ(اِنَّ اللّٰہَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآیَتَیْنِ أَعْطَا نِیھِمَا مِنْ کَنْزِہِ الَّذِی تَحْتَ الْعَرْشِ،فَتَعَلَّمُوھُنَّ وَعَلِّمُوھُنَّ نِسَاءَ کُمْ وَاَبْنَاءَ کُمْ فَاِنَّھُمَا صَلَاةٌ وَقُرْآنٌ وَدُعَاءٌ).

(اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری)

وعن عائشةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ رَجُلاً عَلٰی سَرِیَّةٍ،وَکَانَ یَقْرَأُلأَصْحَابِہِ فِی صَلَاتِھِمْ فَیَخْتَحِمُ(قُلْ ھُواللّٰہُ أَحَدٌ)فَلَمَّا رَجَعُوا ذَکَرُوا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ (سَلُوہُ لِأَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ)فَسَأَلُوہُ،فَقَال:لِأَنَّھَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَبھا،فَقَال. النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَخْبِرُوہُ أَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہُ.

(اخرجہ البخاری و مسلم والنسائی)

وعن أَبِی ھُرَیرةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:وَکَّلَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَفْظِ زَکَاةِ رَمَضَانَ،فَأَتَانِی آتٍ فَجَعَلَ یَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُہُ فَقُلْت لَأَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنِّی مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیَ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ،فَخَلَّیْتَ عنہُ فَأَصْبَحْتُ،فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (یَا اَبَا ھُرَیرة،مَافَعَلَ أَسِیرُکَ الْبَارِحَةَ)؟

فَقُلْتُ یَارَسُولَ اللّٰہِ،شَکَاحَاجَۃً عِیَالاً فَرَحِمْتُہُ فَخَلَّیْتُ سَبِیلَہُ ،فَقَالَ (أَمَا اِنَّہُ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُودُ)،فَعَرَفْتُ أَنَّہُ سَیَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰہ ﷺ فَرَصَدْتُہُ،فَجَاءَ یَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ،قَالَ دَعْنِی فَاِنِّی مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ،لَا أَعُودُ،فَرَحِمْتُہُ وَخَلَّیْتُ سَبِیلَہُ،فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَاأَبَا ھُرَیرَۃَ مَا فَعَلَ أَسِیرُکَ الْبَارِحَۃَ؟قُلْت یَا رَسُولَ اللّٰہِ شَکَا حَاجَۃً وَعِیَالاً فَرَحِمْتُہُ وَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہُ فَقَالَ(اِنَّہُ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُودُ)فَرَصَدْتُہُ الثَّالِثَۃَ،فَجَاءَ یَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُہُ فَقُلْتُ،لأرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺوَھٰذَاآخِرُ ثَلاثِ مَرَّاتٍ أَنَّکَ تَزْعَمُ أَنَّکَ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُفَقَال دَعْنِی فَاِنِّی أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا،قُلْتُ مَا ھُنَّ؟قَالَ اِذَا أَوَیْتَ اِلٰی فِرَشِکَ فَاقْرَأْ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ فَاِنَّہُ لَنْ یَزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ،وَلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ،فَخَلَّیْتُ سَبِیلَہُ فَأَصْبَحْتُ،فَقَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ (مَافَعَلَ أَسِیرِکَ الْبَارِحَۃَ)؟فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ زَعِمَ أَنَّہُ یُعَلِّمُنِی کَلِمَاتٍ یَنْفَعُنِی اللّٰہُ بِھَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہُ فَقَالَ(مَا ھِیَ)؟قُلْتُ قَالَ لِی اِذَا أَوَیْتَ اِلٰی فِرَشِکَ فَاقْرَأْ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ مِنْ أَوَّلِھَا حَتّٰی تَخْتِمَ الْآیَۃَ:(اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اَلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّومُ)وَقَالَ لِی لَا یَزَالُ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ،وَلَنْ یَقْرَبَکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِح.فَقَالَ النَّبِیﷺ (أَمَااِنَّہُ قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تَخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثٍ یَا أَبَا ھُرِیرۃ؟قُلْت لَا،قَالَ(ذَاکَ شَیْطَانٌ)

(اخرجه البخاری)

وعن اُبَیَّ بنِ کَعْبٍؓ،أَنَّ أَبَاہُ أَخْبَرَہُ اَنَّہُ کَانَ لَھُمْ جُرَیْنٌ فِیْہِ تَمْرٌ،وَکَانَ مِمَّا یَتَعَاھَدُہُ فَیَجِدُہُ یَنْقُصُ،فَحَرَسَہُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ،فَاِذَا ھُوَا

بِـدَابَّةٍ کَهَیْـئَةِ الْـغُلَامِ الْـمُحْتَلِمِ،قَالَ فَسَـلَّـمَ،فَـرَدَّ عَـلَیْهِ السَّلَامَ،فَقُلْتُ مَاأَنْتَ،جِنٌّ أَمْ اِنْسٌ؟قَالَ جِـنٌّ،فَقُلْتُ نَاوِلْنِی یَدَکَ،فَاِذَایَدُکَلْبٍ،وَشَعْرُ کَـلْـبٍ ،فَقُلْتُ:هٰذَا خَلْقُ الْجِنّ ،فَقَالَ:لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ أَنَّ مَا فِیهِمْ مَنْ هُـوَا أَشَـدُّ مِـنِّـی،فَـقُلْتُ مَا یَحْمِلُکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ ؟قَالَ بَلَغَنِی أَنَّکَ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُصِیبَ مِنْ طَعَامِکَ،فَقُلْتُ مَا الَّذِی یُحْرِزُنَا مِـنْـکُـمْ ؟قَـالَ هٰذِهِ لآیَةُ،آیَةُ الْکُرْسِیِّ،قَالَ فَتَرَکْتُهُ،وَغَدَا أَبِی اِلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ،فَقَالَ (صَدَقَ الْخَبِیْثُ)

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه وغیره)

وَفِی فَضْلِ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ وَالْمُعَوِّذَتَیْنَ رُوِیَ عن معاذِ بن عبداللهِ بـن خُبَیْـبٍ عَنْ أَبِیهِ ؓ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فی لَیْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِیْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُـولَ اللهِ ﷺ لِیُـصَـلِّـی بِـنَـا فَأَدْرَکْنَاهُ فَقَالَ (قُـلْ)فَـلَـمْ أَقُلْ شَیْئاً ،ثُمَّ قَـالَ((قُـلْ)) فَـلَـمْ أَقُـلْ شَیْـئـاً ،ثُمَّ قَـالَ((قُلْ))قُلْتُ یَـارَسُـولَ اللهِ، مَا أَقُولُ؟قَالَ(قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُصْبِحُ وَحِیْنَ تُمْسِیی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ).

(اخرجه ابوداود واللفظ والترمذی وقال هسن صحیح غریب)

عن عُقْبَةَ بن عامرؓ قَالَ قَالَ. رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَلَمْ تَرَآیَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلَهُنَّ (قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ الْفَلَق) و(قُلْ أَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ).

(اخرجه مسلم والترمذی والنسائی وابوداود)

وَلَفْظُهُ قَالَ کُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِی السَّفَرِ فَقَالَ(یَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَـلِّـمُکَ خَیْـرَ سُـورَتَیْـنِ قُرِئَتَا)فَعَلَّمَنِیی(قُلْ أعُوذُبِرَبِّ الْفَلَقِ) فذکر الْحَدیث.

وفـی روایة لأَبِـی دَاوُدَقَـالَ بَیْـنَا أَنَا أَسِیرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ، ﷺ بَیْنَ الْـجُـحْـفَةِ وَالْأَبْـوَاءِ اِذَا غَشِیَتْـنَـا رِیْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِیْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ

ﷺ يَتَعَوَّذُب (أَعُوذُبِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (أَعُوذُبِرَبِّ النَّاسِ) وَيَقُولُ (يَاعُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهَا) قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ).

وعن جابر بنِ عبداللهؓ قال قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (اِقْرَأْ يَا جَابِرُ) فَقُلْت وَمَا أَقْرَأُ بِأَبِيي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ (قُلْ اَعُوذُبِرَبِّ الْفَلَق) و (قُلْ أَعُوذُبِرَبِّ النَّاسِ) فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ (اِقْرَأْ بِهِمَا، وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا).

(اخرجه النسائی و ابن حبان فی صحیحه)

## قرآن مجید کی بعض سورتوں اور آیات کی فضیلت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا اے فلاں کیا تم نے شادی کی ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں! خدا کی قسم یا رسول اللہ ﷺ اور نہ میرے پاس کچھ ہے جس کے ذریعہ شادی کرسکوں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ﴿قل ھواللہ احد﴾ یاد نہیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ تہائی قرآن ہے پھر فرمایا کہ تجھے ﴿اذا جاء نصر اللہ﴾ یاد نہیں، اس نے عرض کیا کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ﴿قل یا ایھا الکافرون﴾ یاد نہیں اس نے کہا کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے آپ ﷺ نے کہا کیا تجھے ﴿اذا زلزلت الارض﴾ یاد نہیں، اس نے عرض کیا کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے پس تو شادی کرلے شادی کرلے۔ (ترمذی)

## سورۃ الاخلاص، سورۃ بقرہ کی آخری آیات اور آیت الکرسی کی فضیلت

حضرت معاذ بن انس الجہنیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ﴿قل ھواللہ احد﴾ آخر تک دس مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک

محل تعمیر فرمائیں گے۔حضرت عمر بن الخطابؓ نے عرض کیا پھر تو ہم اس کی کثرت کریں گے یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ کثرت والے ہیں اور سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں۔(احمد)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ دو ایسی آیتوں کے ساتھ ختم فرمائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اس خزانے سے عطا فرمائی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔پس انہیں سیکھو اور اپنی مستورات اور بچوں کو سکھلاؤ وہ دونوں رحمت اور قرآن اور دعا ہیں۔(حاکم)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو لشکر پر امیر بنا کر بھیجا وہ جب اپنے احباب کی نمازوں میں قرأت کرتا تو قل ھواللہ احد پر ہمیشہ ختم کرتا پھر جب وہ واپس آئے تو یہ بات انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کی آپ ﷺ نے فرمایا اس کو پوچھو وہ کس لیے یہ کرتا ہے؟ تو انہوں نے اس سے دریافت کیا اس نے کہا یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔(بخاری، مسلم، نسائی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی ایک دفعہ ایک شخص آیا اور اناج بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا اس نے التجا کی کہ میں محتاج اور عیالدار ہوں اور سخت ضرورتمند ہوں تو میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورتمندی اور عیالداری کی شکایت کی تھی مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا آپ ﷺ نے فرمایا اس

نے جھوٹ بولا اور وہ جلد دوبارہ آئے گا پس مجھے آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور لوٹے گا میں اس کی تاک میں رہا چنانچہ وہ آیا اور اناج بھرنے لگا میں نے کہا میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج اور عیالدار ہوں دوبارہ نہیں آؤں گا مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ مجھے صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اے ابو ہریرہؓ تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورتمندی اور عیالداری کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا آپ ﷺ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا وہ پھر واپس آئے گا میں پھر تیسری مرتبہ اس کی تاک میں رہا وہ پھر آ کر اناج بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا یہ تیسری مرتبہ ہے تو یہ دعوی کرتا ہے کہ تو نہیں آئے گا اور پھر تو آ جاتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تجھے چند ایسے کلمات سکھلاتا ہوں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع پہنچائیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ برابر تم پر نگہبان رہے گا اور کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکتا یہاں تک کہ صبح ہو۔ میں نے اسے چھوڑ دیا مجھے صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے دعوی کیا تھا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھلائے گا جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائیں گے تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا آپ نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا اس نے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیت الکرسی اول سے آخر تک پڑھو اور مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر ایک محافظ تم پر نگہبان رہے گا اور ہرگز کوئی شیطان صبح تک تمہارے قریب نہیں آ سکتا حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک

اس نے سچ کہا اگر چہ وہ بہت جھوٹا ہے اے ابو ہریرہ کیا تمہیں علم ہے کہ تم تین دن سے کس سے مخاطب ہو؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے بتلایا کہ ان کا کھلیان تھا جس میں کھجوریں تھیں وہ ان کی دیکھ بھال کرتے تھے انہوں نے محسوس کیا کہ وہ کم ہو رہی ہیں چنانچہ انہوں نے ایک رات پہرہ دیا تو اچانک انہوں نے ایک جانور ایک بالغ لڑکے کی طرح کا دیکھا اس نے سلام کیا تو انہوں نے (میرے والد نے) اس کے سلام کا جواب دیا۔ میرے والد فرماتے ہیں میں نے کہا تو کون ہے؟ جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا جن میں نے کہا اپنا ہاتھ دکھلاؤ تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح تھا اور بال بھی کتے ہی کی طرح تھے میں نے کہا کیا جن ایسے ہوتے ہیں؟ اس نے کہا جنات کو پتہ ہے کہ ان میں کوئی مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں میں نے کہا تمہیں اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا مجھے پتہ چلا کہ آپ صدقے کو بہت پسند کرتے ہیں تو میں نے چاہا کہ میں بھی آپ کے اناج سے کچھ لے لوں پھر میں نے کہا کیا چیز تم سے ہماری حفاظت کر سکتی ہے؟ اس نے یہ آیت یعنی آیت الکرسی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا اور صبح کو میرے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور قصہ سنایا آپ ﷺ نے فرمایا اس خبیث نے سچ کہا۔ (ابن حبان)

## سورۃ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت

معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم بارش اور سخت اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نکلے تا کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہہ میں کچھ نہ بولا آپ ﷺ نے فرمایا کہہ میں پھر کچھ نہ بولا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہہ میں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کیا کہوں؟ فرمایا قل ھو اللہ احد اور معوذتین۔

صبح اور شام کو تین مرتبہ پڑھو تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہوجائیں گی۔(ابوداؤد، ترمذی)

عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے نہیں دیکھیں وہ آیات جو آج رات نازل کی گئی ان کی کوئی مثل نہیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برالناس۔(مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد)

ایک روایت میں الفاظ ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی سواری پکڑے سفر میں چل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے عقبہ میں تمہیں نہ سکھلاؤں دو بہترین سورتیں جو پڑھی گئی ہیں چنانچہ مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برالناس سکھلائیں پھر پوری حدیث ذکر کی۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک ہمیں تیز ہوا اور سخت اندھیری نے ڈھانپ لیا تو رسول اللہ ﷺ (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کے ساتھ پناہ مانگنے لگے اور فرمایا اے عقبہ ان کے ساتھ پناہ طلب کر پس پناہ طلب کرنے والے نے ان جیسی سورتوں سے پناہ طلب نہیں کی۔فرماتے ہیں اور میں نے حضور اقدس ﷺ کو سنا کہ آپ ہمیں نماز میں ان کے ساتھ امامت کراتے تھے۔

اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جابرؓ پڑھو میں نے کہا کیا پڑھوں آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان؟ فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ و برب الناس تو میں نے انہیں پڑھا فرمایا انہیں پڑھو تو نے ہرگز ان جیسی سورتیں نہیں پڑھیں۔(نسائی، ابن حبان)

## فائدہ

اسی مناسبت سے قرآن مجید کی تلاوت اور چند دیگر سورتوں کے فضائل درج کیے

جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا تو اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔(ترمذی، دارمی)

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے جب اسے پانی لگتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی جلاء کیا ہے؟ فرمایا کثرت سے موت کو یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔(بیہقی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے اور جس نے یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے پڑھنے پر دس مرتبہ قرآن مجید کا پڑھنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔(ترمذی)

حضرت عطا بن رباح فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۃ یٰسین شروع دن میں پڑھی تو اس کی ضروریات پوری کر دی جائیں گی۔(دارمی)

حضرت ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کی اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے۔(بیہقی)

مکحول فرماتے ہیں کہ جس نے جمعہ کے دن آل عمران کی تلاوت کی تو فرشتے رات تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔(دارمی)

حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۃ

حم الدخان رات کو تلاوت کی تو صبح کو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔(ترمذی)

معقل بن یسار نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کو تین مرتبہ **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ** اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

اور اگر اس دن مر گیا تو شہید مرے گا اور جس نے شام کو پڑھا تو س کو بھی یہی مرتبہ ملے گا۔(ترمذی، دارمی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی تو اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنی بیٹیوں کو یہ سورت ہر رات پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔(بیہقی)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی سے کہا کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جس سے تو خوش ہو جائے اس نے کہا ضرور عطا فرمائیں آپ نے فرمایا سورۃ الملک پڑھو اور اپنے گھر والوں بچوں اور پڑوسیوں کو سکھلاؤ بے شک یہ نجات دلانے والی اور جھگڑنے والی ہے قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے اور مطالبہ کرے گی کہ اس کے پڑھنے والے کو آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے نجات دی جائے آپ ﷺ نے فرمایا میری تمنا ہے کہ یہ سورت میری امت کے ہر انسان کے دل میں ہو۔(مسند عبد ابن حمید)

## اَلْوَصِیَّۃُ الثَّامِنَۃُ الْعِشْرُوْنَ(۲۸)

## فِیْ اِحْیَاءِ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

**عن عمرو بن عوفؓ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ**

الْحَارِثِ يَوماً،(اِعْلَمْ يَا بِلَالُ،قَالَ مَاأَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟قَالَ (اِعْلَمْ اَنَّ مَنْ أَحْيَاسُنَّةً مِنْ سُنَّتِي أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ،وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يُرْضَاهَا اللهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقِصُ ذٰلِکَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا.

(اخرجه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی حدیث حسن)

وعن ابن عبّاسٍؓ عن النّبیّ ﷺ قَالَ(مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِأُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ.

(اخرجه البیهقی من روایة الحسن بن قتیبة والطبرانی)

مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيرَةَؓ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ اِلَّا أَنَّهُ قَالَ (فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ).

## سنت کو زندہ کرنا

عمرہ بن عوفؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بلال بن حارث سے ایک دن فرمایا جان لو اے بلال ! انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا جان لوں؟فرمایا جان لو کہ جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ چکی تھی تو اس کے لیے ثواب اس پر عمل کرنے والوں جیسا ہوگا بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو اور جس نے کسی گمراہ بدعت کی بنیاد ڈالی جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ راضی نہیں تو اس پر گناہ اس پر عمل کرنے والوں جیسا ہوگا بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔(ترمذی،ابن ماجہ)

عبداللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری سنت کو مضبوط پکڑا میری امت کے فساد کے وقت تو اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔(بیہقی وطبرانی)

ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے جس کی سند قابل اعتبار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لیے ایک شہید کا ثواب ہے۔

# اَلْوَصِیَّةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُونَ (۲۹)

## فی الزُّهْدِ فی الدُّنْیَا

عن أَبی الْعَبَّاسِ سَهْل بن سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ا رَسُولَ اللهِ، دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمَلْتُهُ أَحَبَّنِی اللهُ وَأَحَبَّنِی النَّاسُ، فَقَالَ (اِزْهَدْ فی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللهُ، وَازْهَدْ فِیمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسَ.

(حدیث حسن اخرجه ابن ماجة وغیره باسانید حسنة

وفی زُهْدِسَیِّدِنَا رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الدُّنْیَا

یُرْوَیٰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَامَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی حَصِیرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فی جَنْبِهِ، فَقُلْنَا یَا رَسُولَ اللهِ لَوِتَّخَذْنَا لَکَ وِطَاءً، فَقَالَ (مَالِی وَلِلدُّنْیَا مَا أَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا کَرَکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا.

(اخرجه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح )

وَالْحَدِیْثُ الآتِی یَحُثُّنَا عَلٰی الْقَنَاعَة،

عَن عبیداللهِ بن محصن الأَنْصَارِیّ الْخُطَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَن أَصْبَحَ مِنْکُمْ آمِنًا فی سِرْبِهِ، مُعَافًی فی جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ یَوْمِهِ، فَکَأَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیرِهَا.

(اخرجه الترمذی وقال حدیث حسن )

وعن سعدبن أَبی وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْصِنی وَأَوْجِزْ، فَقَالَ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم (عَلَیْکَ بِالْإِیَاسِ مِمَّا فی

أَيْدِي النَّاسِ، وَإِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَإِنَّهُ فَقْرٌ حَاضِرٌ، وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ).

(اخرجه الحاکم والبیهقی واللفظ له وقال الحاکم صحیح الاسناد)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

(اخرجه البخاری)

## دنیا سے بے رغبتی

ابو العباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتلائیے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو مجھ سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کریں اور لوگ بھی محبت کریں آپ ﷺ نے فرمایا دنیا سے بے رغبتی برتو تم سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائیں گے اور لوگوں کے پاس چیزوں سے بے رغبتی برتو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (ابن ماجہ)

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے آپ ﷺ بیدار ہوئے تو اس نے آپ کے پہلو پر نشانات ڈال دیئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے لیے نرم بچھونا نہ تیار کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام میں تو دنیا میں ایک سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے سایہ تلے ٹھہرتا ہے پھر چل پڑتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے۔ (ترمذی)

## قناعت

عبداللہ بن محصن الانصاری الخطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تم میں سے صبح کی اس حال میں کہ وہ چین کے ساتھ ہو اپنی جماعت میں اس

کا جسم سلامت ہو اس کے پاس ایک دن کا کھانے کا سامان ہو تو گویا اس کے لیے دنیا پورے ساز و سامان کے ساتھ جمع کر دی گئی۔ (ترمذی)

سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیں اور مختصر وصیت فرمائیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو لوگوں کے ہاتھ کی چیزوں سے مایوس ہو جاؤ اور لالچ نہ کر یہ حاضر فقر ہے اور بچ ایسے کام سے جس سے معذرت کرنی پڑے۔ (حاکم، بیہقی)

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا تو دنیا میں ایسے ہو جا گویا کہ اجنبی ہے یا راستہ عبور کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور اپنی صحت سے اپنے مرض کے لیے اور اپنی زندگی سے موت کے لیے تیاری کر۔ (بخاری)

## اَلْوَصِیَّةُ الثَّلاثُونَ (۳۰)

## اَلْجِوَارُ مِنَ النَّارِ

عن الْحارِث بن مسلم التَّمِیمیؓ قَالَ قَالَ لِی النَّبِیُّ عَلَیْهِ الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ اِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تَتَکَلَّمَ اللّٰھُمَّ أَجِرْنِی مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّکَ اِنْ مِتَّ مِنْ یَوْمِکَ ذٰلِکَ کَتَبَ اللہُ لَکَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ، وَاِذَا صَلَّیْتَ الْمَغْرِبَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تَتَکَلَّمَ اللّٰھُمَّ أَجِرْنِی مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّکَ اِنْ مِتَّ لَیْلَتِکَ کَتَبَ اللہُ لَکَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ.

(اخرجه النسائی وهذالفظه وابو داود عن الحارث بن مسلم ابیه مسلم بن الحارث)

## آگ سے بچاؤ

حارث بن مسلم تمیمیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تم صبح

کی نماز پڑھو تو گفتگو کرنے سے قبل "اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" (اے اللہ مجھے آگ سے نجات عطا فرما) سات مرتبہ پڑھو۔ پس اگر تم اس دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آگ سے نجات لکھ دیں گے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو گفتگو سے قبل "اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" سات مرتبہ پڑھو پس اگر تم اسی رات مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آگ سے نجات لکھ دیں گے۔ (نسائی، ابوداوٗد)

## الْوَصِیَّةُ الْحَادِیَةُ وَالثَّلَاثُونَ (۳۱)

## رَجُلٌ مِنْ أَھْلِ الْجَنَّةِ

عن ابی ھریرۃؓ أَنَّ أَعْرَبِیًّا أَتٰی النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فقَالَ یَارَسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ (تَعْبُدُ اللہَ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا، وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ الْمَکْتُوبَةَ، وَتُؤْتِیی الزَّکَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُوْ رَمَضَانَ) قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لَا أَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ. فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم (مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ أَھْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا).

(اخرجه البخاری ومسلم)

## ایک جنتی آدمی

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتلایئے کہ جس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اس نے کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نہ اس پر اضافہ کروں گا اور نہ اس سے کم کروں گا جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو مسرت ہو اس

بات سے کہ ایک جنتی آدمی کو دیکھے تو اس آدمی کو دیکھ لے۔(بخاری ومسلم)

# الْوَصِيَّةُ الثَّانِيَةُ وَالثَّلاثُونَ(٣٢)

## صَلاةُ الاسْتِخَارَةِ

عن جابر بن عبداللهؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اِذَاهُمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبُ .اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَاالْاَمْرَ خَيْرٌ لِىْ فِىْ دِيْنِىْ وَ مَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِى فَاقْدُرْهُ لِىْ وَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّبَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَاالْاَمْرَ شَرٌّ لِىْ فِىْ دِيْنِىْ وَ مَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ فَاصْرِفْهُ عَنِّى وَاصْرِفْنِى عَنْهُ وَاقْدُرْلِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِىْ بِهٖ.

قَالَ وَيُسَمِّيى حَاجَتَهُ.

(اخرجه البخاری وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة)

## وفى فائدةِ الاسْتِخَارَةِ جَاءَ:

عَنْ سَعْدِبْنِ أَبِيى وَقَاصٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اِسْتِخَارَتُهُ اللهَ عَزَّوجَلَّ.

(اخرجه الامام احمد وابو یعلی والحاکم)

وزاد(وَمِنْ شَقْوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللهِ وَقَالَ صحيح الاسناد.

# نماز استخارہ

جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ اس طرح سکھلاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھلاتے تھے فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو کوئی کام درپیش ہو تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبُ .اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاالْاَمْرَ خَیْرٌ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِی فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاالْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْہُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ.

اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں بوجہ آپ کے علم کے اور قدرت طلب کرتا ہوں بوجہ آپ کی قدرت کے اور آپ سے آپ کے بڑے فضل میں سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ بے شک آپ قادر ہیں اور میں قادر نہیں اور آپ کو علم ہے اور مجھے علم نہیں اور آپ بھیدوں کے خوب جاننے والے ہیں۔ اے اللہ آپ کو علم ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین اور میری معاش اور میرے کام کے انجام کار میں یا فرمایا فوری یا مستقل کے اعتبار سے تو میرے لیے اسے تجویز فرما دیجئے اور اس کو میرے لیے آسان فرما دیجئے پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دیجئے اور آپ کو علم ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین اور میری دنیا اور میرے کام کے انجام کار میں یا فرمایا فوری یا مستقبل کے اعتبار سے تو اس کو مجھ سے ہٹا دیجئے اور مجھے

اس سے ہٹا دیجئے اور میرے لیے خیر ومقدر فرما دیجئے جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دیجئے اور پھر اپنی حاجت کو بیان کرے۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی ،ابن ماجہ)

## استخارہ کا فائدہ

سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن آدم کی نیک بختی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور ابن آدم کی بدبختی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ نہ کرے۔ (احمد، ابویعلی، حاکم)

## فائدہ

ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا بہت بڑا عمل ہے اگر انسان اس عمل کو لازم پکڑ لے تو کبھی بھی زندگی میں ناکامی نہیں ہوسکتی۔ طبرانی میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ناکام نہیں ہوتا جو استخارہ کرے اور وہ شخص پشیمان نہیں ہوتا جو مشورہ کرے اور وہ شخص نادار نہیں ہوتا جس نے میانہ روی اختیار کی۔

استخارہ امور خیر، حج، جہاد وغیرہ میں صرف تعین وقت کے بارے میں ہوتا ہے نفس کے فعل کے بارے میں نہیں ہوتا اور دیگر امور جن میں خیر اور شر کے دونوں پہلوں ہوں ان میں نفس فعل کے بارے میں ہوتا ہے۔

استخارہ سات دفعہ کرنا چاہیے ابن سنی نے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے انس اگر تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کر پھر دیکھ تیرے دل میں کیا چیز آتی ہے پس خیر اسی میں ہے اگر چاہے تو تین مرتبہ بھی کرسکتا ہے پھر معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے اس کام کے اسباب مہیا کرنے لگے اگر خیر ہوگی تو آسان ہو جائے گی ورنہ رکاوٹ ہو جائے گی۔

نماز کے بعد دعا استخارہ سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور درود شریف کی کثرت

کرے پھر دعا پڑھے۔

# الْوَصِيَّةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلاثُونَ(۳۳)

## دُعَاءٌ لِتَفْرِيجِ الْهَمِّ وَالْغَمِّ بِإِذْنِ اللهِ

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ ؓ وَلَفْظُهُ،أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا عَلِيُّ أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً إِذَا أَصَابَكَ غَمٌّ أَوْ هَمٌّ تَدْعُو بِهِ رَبَّكَ فَيُسْتَجَابُ لَكَ بِإِذْنِ اللهِ وَيُفَرَّجُ عَنْكَ:تَوَضَّأْ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ،وَاحْمَدِ اللهَ وَأَثْنِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لِنَفْسِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ،ثُمَّ قُلْ:اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَحْكُمُ بينَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ،لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ،لَا اِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيم سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُلِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،اللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُفَرِّجَ الْهَمِّ،مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضطَرِّينَ اِذَا دَعَوْكَ،رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا فَارْحَمْنِي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ بِقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا رَحْمَةً تُغْنِينِي بها عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

وعن ابن عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلامُ بِدَعَوَاتٍ ،فَقَالَ:إِذَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ مَنْ أَمْرٌ دُنْيَاكَ فَقَدِّمْهُنَّ،ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ،يَابَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ،يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ،يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ،يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِينَ ،يَاكَاشِفَ السُّوءِ،يَاأَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ،يَامُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ،يَا اِلٰهَ الْعَالَمِينَ،بِكَ أُنْزِلُ حَاجَتِيي،وَأَنْتَ أَعْلَمُ بها فَاقْضِهَا.

(اخرجه الاصبهانی وله شواهد کثیرة)

# غم وفکر دور کرنے کی دعا

امام اصبہانی نے حضرت انسؓ کی روایت ذکر کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی! کیا میں نہ سکھلاؤں تمہیں ایسی دعا کہ اگر تمہیں غم یا فکر لاحق ہو تو اس کے ساتھ اپنے رب سے دعا کرو تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قبول کی جائے گی اور وہ غم یا فکر زائل ہو جائے گا۔

وضو کرو اور دو رکعت نفل پڑھو پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرو اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بھیجو اور اپنے اور ایمان والے مرد، عورتوں کے لیے استغفار کرو پھر کہو:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَحْكُمُ بينَ عِبادِكَ فِيْمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ،لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ،لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُفَرِّجَ الْهَمِّ،مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضطَرِّينَ اِذَا دَعَوْكَ،رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا فَارْحَمْنِى فى حَاجَتِى هٰذِهِ بَقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا رَحْمَةً تُغْنِينى بها عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

اے اللہ آپ فیصلہ فرمائیں گے اپنے بندے کے درمیان اس چیز میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو برتر اور عظمت والا ہے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو بردبار اور کرم والے ہیں ۔ پاک ہے اللہ جو پروردگار ہے سات آسمانوں اور عرش عظیم کا ۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے جہانوں کا اے اللہ دور کرنے والے غم کے زائل کرنے والے فکر کے قبول کرنے والے دعا بے قراروں کی جب وہ آپ کو پکاریں ۔ نہایت مہربان دنیا

وآخرت کے نہایت رحم والے دونوں جہاں کے پس رحم کیجئے مجھ پر اس ضرورت کے پورا ہونے اور کامیاب ہونے میں ایسی رحمت جو مجھ کو آپ کے سوا ہر ایک کی رحمت سے مستغنی کردے۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل امینؑ میرے پاس دعائیں لے کر آئے اور فرمایا کہ اگر آپ کو دنیا کا کائی کام درپیش ہو تو ان کو پہلے مقدم کرو پھر اپنی حاجت طلب کرو۔

یَابَدِیعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ،یَا ذَا الْجَلاَلِ وَالْإِکْرَامِ،یَا صَرِیخَ الْمُسْتَصْرِخِینَ،یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیثِینَ ،یَاکَاشِفَ السُّوءِ،یَاأَرْحَمَ الرَّحِمِینَ،یَامُجِیبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّینَ،یَا اِلٰهَ الْعَالَمِینَ،بِکَ أُنْزِلُ حَاجَتِیِ،وَأَنْتَ أَعْلَمُ بها فَاقْضِهَا.

اے آسمانوں اور زمین کو بلا نمونہ پیدا کرنے والے ۔اے ذوالجلال والاکرام اے پکارنے والوں کی پکار پر لبیک کہنے والے،اے فریادرسوں کی فریاد رسی کرنے والے اے تکلیف دور کرنے والے اے ارحم الرحمین اے بے قراروں کی دعا قبول کرنے والے اے جہانوں کے معبود آپ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا ہوں اور آپ اسے خوب جانتے ہیں پس اسے پورا کردیجئے ۔(اصبہانی)

## الْوَصِیَّةُ الرَّبِعَةُ وَالثَّلاثُونَ(۳۴)
## کَثْرَةَ السُّجُودِ یُدْخِلُکَ الْجَنَّةَ

عن أَبی فِرَاسٍ رَبِیعَةَ بْنِ کَعْبٍ الْأَسْلَمِیِّؓ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ کُنْتُ أَبِیتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَآتِیَهِ بِوضُوعِهِ وَحَاجَتَهِ فَقَالَ لِی((سَلْنی))فَقُلْتُ أَسْأَلُکَ مُرَ افقَتکَ فی

الْـجَـنَّةِ،فَـقَـالَ(أَوَغَیْرَ ذٰلِکَ)قُلْتُ هُوَذَاکَ،قَالَ(فَأَعِنِّی عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُودِ).

(اخرجه مسلم)

عـن أَبـی عبـدالله وَیُقَـالُ أَبُـوعبدالرَّحْمٰنِ ثوبانؓ مَوْلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ قَـالَ سَـمِـعْـتُ رَسُـولَ اللهِ ﷺ یَـقُـولُ(عَـلَیْکَ بِـکَثْـرَةِ السُّـجُـودِ،فَإِنَّکَ لَنْ تَسْجُدَلِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّارَفَعَکَ اللهُ بها دَرَجَةً،وَحَطَّ عَنْکَ بها خَطِیْئَةً.

(اخرجه مسلم)

وعن جابرؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُولُ إِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَا یُـوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللهَ خَیْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِیَّاهُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَةٍ.

(اخرجه مسلم)

ورَوٰی الطَّبَرانِیُّ الْکَبِیرِ عَنْ أَبِی مَالِکٍ الْأَشْعَرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَـا مِـنْ رَجُـلٍ یَسْتَیْقِظُ مِنَ اللَّیْلِ فَیُوقِظُ امْرَأَتَهُ فَإِنْ غَلَبَهَا النَّومُ نَضَحَ فِی وَجْهِهَا الْمَاءَ فَیَقُومَانِ فی بَیْتِهِمَا فَیُذْکُرَانِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ سَاعَةً مِنَ اللَّیْلِ إِلَّا غُفِرَلَهُمَا.

وعـن الْـمُـغِیـرة بن شعبةؓ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ ،فَـقِـیـلَ قَـدْ غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تُقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ (أَفَلَا أَکُونُ عَبْدًا شَکُورًا).

(اخرجه البخاری ومسلم النسائی)

ورُوِیَ عِـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ أَمَـرَنَـا رَسُـولُ اللهِ ﷺ بِـصَلَاةِ اللَّیْلِ وَرَغَّبَ فِیهَا حَتّٰی قَالَ(عَلَیْکُمْ بِصَلَاهِ اللَّیْلِ وَلَوْ رَکْعَةً).

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

# سجدوں کی کثرت دخول جنت کا سبب

حضرت ابوفراس ربیعہ بن کعب اسلمیؓ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم اور اہل صفہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پاس رات بسر کیا کرتا تھا اور آپ کا وضو کا پانی لاتا اور دیگر ضروریات انجام دیتا۔ایک دفعہ مجھ سے آپ ﷺ نے فرمایا مانگو میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کوئی اور چیز طلب کرو میں نے کہا یہی مطلوب ہے فرمایا میری مدد کرو اپنے نفس پر کثرت سجود کے ساتھ۔(مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے غلام ابوعبدالرحمٰن یا ابوعبداللہ صوبانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کثرت سے سجدے کیا کرو بے شک تم ہرگز اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی سجدہ نہیں کرو گے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور تم سے ایک خطا معاف کردیں گے۔(مسلم)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس کی موافقت نہیں کرتا کوئی مسلمان بندہ اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے مانگے خیر دنیا اور آخرت کی مگر اللہ وہ اسے عطا فرما دیتے ہیں اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔(مسلم)

طبرانی میں ابو مالک اشعری کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کوئی بندہ کہ رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اگر اس پر نیند غالب ہو تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے پھر دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کریں رات کی ایک گھڑی میں مگر ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

مغیرہ ابن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اتنا نماز میں قیام کیا کہ

آپ ﷺ کے دونوں قدم مبارک پر ورم آ گیا آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دیں ہیں فرمایا کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رات کی نماز کا حکم فرمایا اور اس کی ترغیب دلائی یہاں تک فرمایا لازم پکڑو رات کی نماز اگرچہ ایک رکعت ہو۔

## فائدہ

مبالغۃً ایک رکعت فرمائی ورنہ نفل دو رکعت سے کم نہیں ہوتی۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ کی روایت میں حضور اقدس ﷺ کی خطاؤں کا ذکر ہے اس سے مراد خلاف افضل اور خلاف اولیٰ پر عمل کرنا ہے جیسے مثلاً غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں اختیار دیئے تھے کہ انہیں قتل کر دیں یا فدیہ لے کر رہا کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا قتل کرنا زیادہ پسند تھا لیکن آپ ﷺ نے فدیہ کا فیصلہ فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی فرمائی۔

اس لیے مشہور ہے کہ نیک لوگوں کی نیکیاں مقرب بندوں کے لیے گناہ ہیں کیوں کہ ان کے مقرب ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ان سے تقاضے عام نیکوں کاروں سے مختلف ہوتے ہیں اگر مقرب بندے کسی جائز کام لیکن خلاف افضل پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ گرفت فرماتے ہیں۔

اس مسئلہ کی تفصیل معتبر تفاسیر میں سورۃ الفتح کے تحت دیکھ لی جائے۔

## اَلْوَصِيَّةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلَاثُوْن (۳۵)

## فِى اِطْعَامِ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ

عَنْ أَبِى هُرَيرَةؓ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ اِنِى اِذَا رَأَيْتُكَ طَابَتْ

نَفْسِی وَقَرَّتْ عَیْنِی،أَنْبِئْنِی عَنْ کُلِّ شَیْءٍ ،قَالَ(کُلُّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ المَاءِ ،فَقُلْتُ أَخْبِرْنِی بِشَیْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ،قَالَ(أَطْعِمِ الطَّعَامَ،وَأَفْشِ السَّلَامَ،وَصِلِ الْأَرْحَامَ،وَصَلِّ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ).

(اخرجه احمد وابن ابی الدنیا وابن حبان فی صحیحه واللفظ له)

وعن أَبِی مَالِکٍ الْأَشْعَرِیِّؓ عَنِ النَّبِی ﷺ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّهِ غُرَفًا یُرَیٰ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا،وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ،وَأَفْشیٰ السَّلَامَ وَصَلَّی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ.

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

## کھانا کھلانا سلام پھیلانا اور قیام لیل کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں جب آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوجاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں مجھے ہر شے کی خبر دیجئے فرمایا ہر شے پانی سے پیدا کی گئی ہے پھر میں نے عرض کیا مجھے ایسی چیز بتلائیے کہ اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوجاؤں فرمایا کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں تم جنت میں سلامتی سے داخل ہوجاگے۔(احمد،ابن ابی الدنیا،ابن حبان)

ابو مالک اشعری نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کا باہر سے اندر اور اندر باہر سے نظر آئے گا وہ اللہ تعالیٰ نے تیار کیے ہیں اس شخص کے لیے جو کھانا کھلائے اور سلام پھیلائے اور رات کو نماز پڑھے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔(ابن حبان)

## الْوَصِیَّةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلاثُونَ(۳۶)

# فی اِکْرَامِ الْجَار

عـن أَبـی ذَرٍّؓ قـالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (یَا أَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَکْثِرْ مَاءَ هَا وَتَعَاهَدَ جِیرَانَکَ).

(اخرجه مسلم)

وفـی رِوَایةٍ لَـهُ عَـنْ أَبـی ذَرٍّؓ قَـالَ اِنَّ خَـلِیلی ﷺ أَوْصَـانِی(اِذَا طَبَـخْـتَ مَـرَ قَةً فَـأَکْثِرْ مَاءَ هَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَیْتٍ مِنْ جِیرَنِکَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ).

وعـن أَبـی هُریرةؓ أَنَّ رَسُـولَ اللهِ ﷺ قَـالَ(مَـنْ کَـانَ یُوْمِنُ بِاللهِ وَالْیَـوْمِ الآخِـرِ فَـلْیُکْرِمْ ضَیْفَهُ،وَمَنْ کَانَ یُوْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا أَوْ لِیَسْکُتْ).

(اخرجه الشیخان)

## پڑوسی کا اکرام

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا اے ابوذر جب تو شوربہ پکائے تو اس کا پانی زیادہ کردے اوراپنے پڑوسی کا خیال رکھ۔(مسلم)

ابوذرؓ کی ایک دوسری روایت میں آتا ہے فرمایا کہ میرے دوست ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ۔جب تو شوربہ پکائے تو اس کا پانی زیادہ کردے پھر دیکھ اپنے پڑوسیوں میں سے کسی اہل خانہ کواوراس میں سے ان کے ساتھ نیکی کر۔

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اورآخرت کے دن پر پس وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اورآخرت کے دن پر پس اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔(بخاری ،مسلم)

# اَلْوَصِیَّۃُ السَّابِعَۃُ وَالثَّلاثُونَ(۳۷)

## فِی حُبِّ الْمَسَاکِینِ

وعن أَبِی ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِی خَلِیلِی ﷺ بِسَبْعٍ

۱ .بِحُبِّ الْمَسَاکِینِ وَأَنْ أَدْنُوَ مِنْهُمْ.

۲ .وَأَنْ أَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَا أَسْفَلُ مِنِّی وَلَا أَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِی.

۳.وَأَنْ أَصِلَ رَحِمِی وَاِنْ جَفَونِی.

۴.وَأَنْ أَکْثِرَ مِنَ قَوْلِ:لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

۵ .وَأَنْ أَتَکَلَّمَ بِمُرِّ الْحَقِّ.

۶ .وَلَا تَأْخُذَنِیی فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَا ئِمٍ.

۷.وَأَنْ لَا أَسْأَلَ النَّاسَ شَیْئًا.

(اخرجه احمد والطبرانی)

## مسکینوں سے محبت

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست ﷺ نے سات وصیتیں فرمائیں۔

۱۔مساکین سے محبت کروں اوران کے قریب ہوجاؤں۔

۲۔اور یہ کہ میں دیکھوں اس کی طرف جومجھ سے کمتر ہواور نہ دیکھواس کو جومجھ سے برتر ہو۔

۳۔اور یہ کہ میں صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے جفا کریں۔

۴۔اور یہ کہ میں کثرت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھوں۔

۵۔اور یہ کہ میں بات کروں حق کے ساتھ خواہ وہ کڑوا ہو۔

۶۔اور یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ

روکے۔

۷۔اور یہ کہ میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں۔

## اَلْوَصِيَّةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلاثُونَ(۳۸)

## تَعْرِيفُ الْغِنَى وَالْفَقْرِ

عن أَبِى ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِى رَسُولُ اللهِ ﷺ (يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَرىٰ كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنیٰ؟)قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ،قَالَ أَفَتَرىٰ قِلَّةَ الْمَالِ هُوَا الْفَقْرُ.قُلْتُ نَعَمْ يَارَسُولَ اللهِ،قَالَ(اِنَّمَا الْغِنیٰ غِنیٰ الْقَلْبِ،وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ)،وَمَنْ كَانَ الْغِنیٰ فِى قَلْبِهِ فَلا يَضُرُّهُ مَا لَقِىَ الدُّنْيَا،وَمَنْ كَانَ الْفَقْرُ فِى قَلْبِهِ فَلا يُغْنِيهِ مَا أَكْثَرَ مِنَ الدُّنْيَا وَانما يَضُرُّ نَفْسَهُ شُحُّهَا.

(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

## تونگری اور ناداری کی تعریف

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر کیا تو کثرت مال کو غنا خیال کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! یارسول اللہ ﷺ فرمایا کیا تو قلت مال کو فقر خیال کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! یارسول اللہ ﷺ فرمایا بے شک غنا دل کی غنا ہے اور فقر دل کا فقر ہے تو جس کے دل میں غنا ہے تو اس کو دنیا نقصان دہ نہیں جو بھی مل جائے اور جس کے دل میں فقر ہے اس کو دنیا کی کثرت غنی نہیں بنا سکتی اور اس کو اس کا بخل نقصان پہنچا تا ہے۔(ابن حبان)

## اَلْوَصِيَّةُ التَّاسِعَةُ وَالثَّلاثُون(۳۹)

## فِى تَقْوىٰ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

عن أَبِى ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِى قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوىٰ اللهِ

فَـاِنَّـهُ رَأسُ الأمْـرِ كُـلِّـهِ)قُـلْـتُ يَـارَسُولَ اللهِ زِدْنِى،قَالَ (عَلَيْكَ بِتِلاوَةِ الْقُرْآنِ،فَاِنَّهُ،نُورٌ لَكَ فِى الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَكَ فِى السَّمَاءِ).

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه فی حدیث طویل)

## اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیں ۔فرمایا تقویٰ اختیار کرو بے شک یہ ہر کام کی بنیاد ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مزید فرمایئے ۔فرمایا تلاوت قرآن کو لازم پکڑو بے شک یہ تیرے لیے نور ہے زمین میں اور توشہ ہے تیرے لیے آسمان میں ۔(ابن حبان)

## الْوَصِيَّةُ الْأَرْبَعُونَ(۴۰)

## فَضْلُ تِلاوَةِ الْقُرْآنِ

عَنْ أَبِى أُمَامَةَ الْبَاهِلىؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُولُ اِقْرَؤُوا فَاِنَّهُ يَأْتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لأَصْحَابِهِ،اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يومَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ.أَوْ غَيَتَانِ.أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍّ تحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا،اِقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ أَخْذَهَا بِرَكَةٌ و تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ.

(اخرجه مسلم)

قال مُعَاوِيَهُ بْنُ سَلامٍ:بَلَغَنِى أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.

وعن عبداللهِ بنِ عمروبن الْعاصؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِى الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍتقْرَؤُهَا.

(اخرجه الترمذی وبوداود وابن ماجة وابن حبان فی صحیحه وقال الترمذی حدیث حسن صحیح)

## تلاوت قرآن کریم کی فضیلت

ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا قرآن مجید پڑھو بیشک یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا دو چمکدار سورتیں بقرہ اور آل عمران پڑھو بیشک یہ دونوں قیامت کے دن گویا دو بادل یا دو سائبان یا دو جھنڈ صف بستہ پرندوں کے بن کر آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی ۔سورۃ بقرہ پڑھو بے شک اس کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا ترک کرنا حسرت ہے اور باطل لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے ۔( مسلم )

معاویہ بن سلام فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ باطل لوگوں سے مراد جادوگر ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حافظ قرآن سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا بے شک تیری منزل آخری آیت کے پاس ہے جو تو پڑھے گا ( ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان )

## الْوَصِيَّةُ الْحَادِيَةُ وَالْأَرْبَعُونَ ( ۴۱ )

## طُرُقُ الْإِنْفَاقِ

عن انس بنِ مالکٍ رضی اللہ عنہ قال أَتى رَجُلٌ مِنْ تميمٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ ،اِنّی ذُو مَالٍ كَثِيرٍ ،وَذُو أَهْلٍ وَمَالٍ وَحا ضِرَةٍ،فَأَخْبِرْنِی كَيْفَ أَصْنَعُ؟وَكَيْفَ أُنْفِقُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ (تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ فَإنها طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ، وَتَصِلُ أَقْرِبَاءَكَ،وَتَعْرِفُ حَقَّ المِسْكِينِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ)الْحَدِيث.

(اخرجه احمد و رجاله رجال الصحيح)

## خرچ کرنے کے راستے

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ تمیم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بہت مالدار اور صاحب اہل وعیال اور صاحب جائیداد و رتبہ ہوں مجھے بتائیے میں کیا کروں؟ اور کیسا خروچ کروں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مال کی زکوۃ ادا کر بے شک یہ طہارت ہے جو تجھے پاک کر دے گی اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر اور مسکین، پڑوسی اور سائل کے حق کو پہچان۔(احمد)

## اَلْوَصِیَّةُ الثَّانِیَةُ وَالْأَرْبَعُونَ (۴۲)

## دُعَاءٌ لِذَهَابِ الْهَمِّ وَسَدَادِ الدَّیْنِ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالٰی

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخدری ؓ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ الْمَسْجِدَ افَإِذَا هُوَا بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ یُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ جَالِسًا فِیهِ فَقَالَ(یَا أُمَامَةَ مَالِی أَرَاکَ جَالِسًا فی الْمَسْجِدِ فی غَیْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ؟)قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِی وَدُیُونٌ یَا رَسُولَ اللهِ،قَالَ(أَفَلَا أُعَلِّمُکَ کَلَاماً اِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّکَ،وَقَضٰی عنکَ دَیْنَکَ،فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُولَ اللهِ،قَالَ(قُلْ اِذَا أَصْبَحْتَ وَاِذَا أَمْسَیْتَ(اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ،وَأَعُوذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ،وَأَعُوذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ)قَالَ فَعَلْتُ ذٰلِکَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ هَمِّی وَقَضٰی عَنِّی دَیْنِی.

(اخرجه ابو داود عن ابی سعیدؓ)

## ازالہ فکرات اور ادائیگی قرض کی دعا

حضرت ابوسعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں داخل

ہوئے تو اچانک ایک انصاری کو مسجد میں بیٹھا دیکھا جنہیں ابوامامہ کہا جاتا تھا آپ نے فرمایا اے ابوامامہ کیا بات ہے میں تمہیں غیر وقت نماز میں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ فکرات اور قرضوں نے مجھے جکڑ لیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھلاؤں کہ اگر تو وہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرا فکر دور کردیں اور تیرا قرضہ ادا فرمادیں انہوں نے کہا کیوں نہیں ضرور یارسول اللہ ﷺ فرمایا: جب تجھے صبح ہو اور شام ہو تو پڑھ

اَللّٰھُمَّ اِنِی أَعُوذُبِکَ مَنَ الھَمِّ وَالْحُزَنِ،وَأَعُوذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ،وَأَعُوذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ.

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی فکر اور غم سے اور میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی عجز اور کاہلی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی بخل اور بزدلی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی قرض کے دبا لینے سے اور لوگوں کے غالب آنے سے۔

صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا فکر بھی دور کردیا اور قرض بھی ادا کردیا۔ (ابوداؤد)

## الوَصِیَّةُ الثَّالثَةُ وَالْأَرْبَعُونَ(۴۳)

## دعاٌ یُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ

عن ابی عمارة َالبراۃالبراءِ عَازِبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ (یا فُلانُ اِذَا أَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلْ(اَللّٰھُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِی اِلَیْکَ ، وَوَجَّھْتُ وَجْھِی اِلَیْکَ ،وَفَوَّضْتُ أَمْرِی اِلَیْکَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَھْرِیی اِلَیْکَ رَغْبَةً وَرَھْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجأً وَلاَ مَنْجی مِنْک اِلَّا اِلَیْکَ ،آمَنْتُ

بِكِتَابِكَ الَّذِى أَنْزَلْتَ ،وَبِنَبِيِّكَ الَّذِى أَرْسَلْتَ،فَإِنَّكَ اِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ،وَاِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا.

(متفق الیه)

وعن أَبى سعيد الُخدرىؓ عن النبى ﷺ قال مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِى اِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِى لَا اِلٰه اِلَّا هُوَالْحَىَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ اِلَيْهِ،غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ،وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلٍ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا ).

(اخرجه الترمذى)

عن انس بن مالكؓ قالَ قَالَ رَسُولُ الله ﷺ مَنْ قَالَ اِذَا أَوىٰ اِلىٰ فِرَاشِه الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى كَفَانِى وَآوانى،وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَطْعَمَنِى وَسَقَانى، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى مَنَّ عَلَىَّ فَأَفْضَلَ،فَقَدْ حَمِدَ اللهَ بِجَمِيعِ مَحَامِدِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ.

(اخرجه البيهقى)

## سونے کی دعا

*ابوعمار براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے فلاں جب تو اپنے بستر پر آئے تو پڑھ*

اَللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِى اِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِى
اِلَيْكَ ،وَفَوَّضْتُ أَمْرِى اِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيى
اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجأً وَلاَ مَنْجىٰ مِنْكَ
اِلَّا اِلَيْكَ ،آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِى أَنْزَلْتَ ،وَبِنَبِيِّكَ
الَّذِى أَرْسَلْتَ.

*اے اللہ میں نے اپنی جان آپ کے حوالے کی اور اپنا رخ آپ کی طرف متوجہ*

کیا اور اپنا کام آپ کے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ کو سہارا آپ کی طرف دیا۔ آپ کے شوق اور آپ کے خوف سے نہیں کوئی پناہ گاہ اور نہ جائے نجات آپ سے مگر آپ کی طرف میں ایمان لایا آپ کی کتاب پر جو آپ نے نازل فرمائی اور آپ کے نبی ﷺ پر جنہیں آپ نے بھیجا۔

پس اگر تو اس رات مر گیا تو فطرت اسلام پر مرے گا اور اگر صبح کی تو خیر پائے گا۔ (متفق الیہ)

ابوسعید الخدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنے بستر پر پڑھا:

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ اِلَيْهِ.

''میں معافی طلب کرتا ہوں اللہ سے نہیں کوئی معبود سوائے اس کے جو حی قیوم ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں'' تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں اور اگرچہ درختوں کے پتوں کی مقدار ہوں اور اگرچہ عالج (جگہ) کی ریت کی مقدار ہوں اور اگرچہ دنیا کے ایام کی تعداد ہوں۔ (ترمذی)

## الْوَصِيَّةُ الرَّبِعُ وَالْأَرْبَعُونَ (۴۴)

## مَنْ أَصَابَهُ أَرَقٌ بِاللَّيْلِ

عن زيد بن ثابتؓ قال شَكَوْتُ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرَقًا أَصَابَنِى فَقَالَ (قُلْ اللَّهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ، وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ، وَاَنْتَ حَىٌّ قَيُّومٌ، لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، يَا حَىُّ يَا قَيُّومُ أَهْدِئْ لَيْلِى، وَأَنِمْ عَيْنِى)، فَقُلْتُهَا فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّى مَا كُنْتُ أَجِدُ.

(اخرجه ابن السنى)

وَعَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَالِدَبنُ الْوَلِيدِؓ حِينَ اعْتَرَاهُ الْأَرَقُ أَنْ يَقُولَ (اَللَّهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَمَا أَظَلَّتْ ،وَ رَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ،وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ،كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جِمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنهُمْ،أَوْ اَنْ يَطْغىٰ،عَزَّجَارُكَ ،وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ.

وفی روايةوَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ.

(اخرجه الترمذی والطبرانی)

## بے خوابی کی دعا

زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بے خوابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہو

اللَّهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ،وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ، وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ ،لا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَهْدِئْ لَيْلِي، وَأَنِمْ عَيْنِي.

اے اللہ ستارے ڈوب گئے اور آنکھیں پرسکون ہوگئیں اور آپ حی قیوم ہیں نہ اونگھ آپ کو آتی ہے اور نہ نیند یا حی یا قیوم میری رات کو پرسکون کردیجئے اور میری آنکھ کو سلادیجئے۔

میں نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری تکلیف دور کردی۔(ابن سنی)

اور رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو جب ان پر بے خوابی طاری ہوئی تو سکھلایا

اَللَّهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ ،وَ رَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ،وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ،كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جِمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ

أَحَدٌ مِنهُم،أَوْ اَنْ يَطْغىٰ،عَزَّ جَارُكَ ،وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ.

وفي رواية:وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ.

اے اللہ پروردگار سات آسمانوں کے اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں اور پروردگار زمینوں کے اور جن کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے اور پروردگار شیطانوں کے اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ہوجایئے میرے لیے مددگار اپنی پوری مخلوق کے شر سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے۔محفوظ ہے آپ کا پناہ دیا اور عظیم ہے آپ کی حمد وثنا اور ایک روایت میں ہے اور بابرکت ہے آپ کا نام اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔(ترمذی،طبرانی)

## الْوَصِيَّةُ الْخَامِسَةُ وَالْأَرْبَعُونَ(۴۵)

## أَفْضَلُ النَّاسِ

وعن أَبى سعيد الْخدرى ؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَىُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَارَسُولَ اللهِ؟قَالَ (مُومِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِى سَبِيلِ اللهِ)قَالَ ثُمَّ مَنْ؟قَالَ(رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِى شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ.وفى رِوَايَةٍ (يَتَّقِى اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ).

(اخرجه الشيخان)

وعنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ أَنَّ يَكُونَ خَيْرٌ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَتَسَبَّعُ بِهَا شعف الْجِبَالِ وَمَواقِعَ الْقَطْرِ يفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

(اخرجه البخارى)

## افضل انسان

حضرت ابوسعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ

کونسا انسان افضل ہے؟ فرمایا مومن بندہ جو جہاد کرنے والا ہو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں۔ اس نے کہا پھر کون؟ فرمایا وہ آدمی جو الگ تھلگ گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہو۔ اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات میں وہ اپنا دین فتنوں سے بچاتے ہوئے بھاگتا پھرے گا۔ (بخاری)

## الْوَصِيَّةُ السَّادِسَةُ وَالْأَرْبَعُون (۴۶)

## كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ

عن أَبِى هُريرةؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً كَثُرَفِيهِ لَغطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِکَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوبُ اِلَيْکَ ،اِلَّا غُفِرَلَهُ مَاكَانَ فِى مَجْلِسِهِ ذٰلِکَ.

(اخرجه ابوداود والترمذی واللفظ له والنسائی وابن حبان فی صحیحه والحاکم)

## مجلس کا کفارہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں غلطیاں بہت ہوئی ہوں تو اس مجلس سے کھڑے ہونے سے پہلے کہے

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوبُ اِلَيْکَ .

پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ تیری حمد کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اس بات کی

کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے بخشش طلب کرتا ہوں تجھ سے اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

تو اس کی اس مجلس کی تمام غلطیاں معاف کردی جائیں گی۔

(ابوداؤد،ترمذی،نسائی ابن حبان،حاکم)

# الْوَصِيَّةُ السَّابِعَةُ وَالْأَرْبَعُونَ(۴۷)

# فی فَضْلِ التَّسْبِيح

عن ابی ذرؓ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَلا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلامِ اِلٰی اللهِ؟)قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِی بِأَحَبِّ الْكَلامِ اِلٰی اللهِ،فَقَالَ :اِنَّ أَحَبَّ الْكَلامِ اِلٰی اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(اخرجه مسلم والنسائی)

وفی رواية مسلم أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَیُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟قَالَ (مَا اصْطَفٰی اللهُ لِمَلائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ:سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

وعن عبدالله بن عمروؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ(مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ.

(اخرجه البزار باسناد جيد)

وعن ابی هريرةؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلٰی اللِّسَانِ ،ثَقِيلَتَانِ فی الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ اِلٰی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ،سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(اخرجه البخاری ومسلم والترمذی)

## تسبیح کی فضیلت

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین کلام کی؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے

بتلایئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین کلام کیا ہے؟ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔(پاکی اللہ کی اس کی حمد کے ساتھ)(مسلم،نسائی)۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لیے جو کلام منتخب فرمایا ہے وہ "سبحان اللہ وبحمدہ" ہے۔

عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کہا "سبحان اللہ وبحمدہ" تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور لگا دی جائے گی۔(بزار)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کلمے ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں میزان میں محبوب ہیں رحمٰن کو "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"۔

## الْوَصِيَّةُ الثَّامِنَةُ وَالْأَرْبَعُونَ(۴۸)

## سيد الاسْتِغْفَارِ

عن شداد بن أوسٍؓ عن النبی ﷺ قَالَ(سَيِّدُ الاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْد (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی لا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ،خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ،وَأَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَاسْتَطَعْتُ، وَأَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ،أَبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ،وَأَبُوءُ بِذَنْبِیْ،فَاغْفِرْلِی،فَإِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا أَنْتَ) مَنْ قَالَهَا فِی النَّهَارِ مُوقِناً، بها مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيى فَهُوَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ،وَمَنْ قَالَهَا مَنَ اللَّيْلِ وَهُوَا مُوقِنٌ بها فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَا أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(اخرجه البخاری)

## سید الاستغفار

شداد بن اوسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ کہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ،خَلَقْتَنِی وَأَنَا عَبْدُکَ،وَأَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَاسْتَطَعْتُ، وَأَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ،أَبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ،وَأَبُوءُ بِذَنْبِیْ،فَاغْفِرْلِی،فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا أَنْتْ.

اے اللہ آپ میرے رب ہیں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے آپ نے مجھے پیدا کیا اور میں آپ کا بندہ ہوں اور میں آپ کے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت کی بقدر قائم ہوں۔ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنی حرکتوں کی برائی سے۔ میں آپ کی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے معاف فرما دیجئے بے شک آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

جس شخص نے یہ کلمات دن کو یقین کے ساتھ کہے پھر اس دن شام ہونے سے قبل مر گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے اور جس نے انہیں یقین کے ساتھ رات کو پھر صبح ہونے سے قبل مر گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے۔ (بخاری)

## اَلْوَصِیَّةُ التَّاسِعَةُ وَالْأَرْبَعُونَ (۴۹)

## غِرَاسُ الجَنَّةِ

عن ابی هریرةؓ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّبِهِ وَهُوَا یَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ (یَا أَبَا هُرَیرَةَ مَا الَّذِی تَغْرِسُ ؟ قُلْتُ غِرَاسًا قَالَ أَلَا أَدُلُّکَ عَلٰی غِرَاسٍ خَیْرٍ

مِنْ هٰذَا؟سُبْحَانَ اللهِ ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّااللهُ،وَاللهُ اَكْبَرُ،تُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ.

(اخرجه ابن ماجة بسناد حسن واللفظ له،والحاكم وقال صحيح الاسناد)

## جنت کے درخت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گزرے وہ درخت لگارہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ کیا بورہے ہو؟ میں نے کہا درخت فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں اس سے بہتر درخت؟

سُبْحَانَ اللهِ ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّااللهُ،وَاللهُ اَكْبَر.

”تیرے لیے ان میں سے ہر ایک کے بدلے میں ایک درخت جنت میں بودیا جائے گا۔(ابن ماجہ۔الحاکم)

# اَلْوَصِيَّةُ الْخَمْسُونَ (٥٠)

# تَعْوِيذَةٌ مِنَ الْعَقْرَب

عن أبى هريرة قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ،مَالَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ،فَقَالَ أَمَا لَوْقُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ،أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ،لَمْ تَضُرُّكَ أخرجه مالك ومسلم والترمذى،ولفظه مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِى ثَلاثَ مَرَّاتٍ (أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ)لَمْ تَضُرُّهُ حُمَّةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةِ قَالَ سُهَيل فَكَانَ أَهْلُنا تَعَلَّمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونها كُلِّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا.

# الرُّقْيَةُ بِأُمِّ الْكِتَابِ عَلٰى الْمَلْدُوغِ

عن أبى سعيد الخدرىؓ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ

ﷺ فی سَفرَ ةٍ سَافَرُوهَا،حَتَّی نَزَلُوا عَلٰی حَيٍّ مِنْ أَحيَاءِ الْعَرَبِ فَاستَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ،فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لا يَنْفَعُهُ شَيءٌ،فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْأَتَيْتُهُمْ هٰؤُلاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوا لَعَلَّهُمْ أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُمْ بَعْضُ شَيْءٍ،فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ،لا يَنْفُهُ شَيءٌ،فَهَلْ عِنْدَ أَحَدِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟قَالَ بَعْضُهُمْ اِنِّی وَاللهِ لَأَرْقِی،وَلٰكِنْ وَاللهِ لَقَد اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا،فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًافَصَالَحُوهُمْ عَلٰى قُطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ،فَانْطَلَقَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ (اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)فَكَأَنَّما نشِطَ مِنْ عَقَالٍ،فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ،فَأَوْفُوهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِی صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ،وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِقْسِمُوا،فَقَالَ الَّذِی رَقٰی لا تَفْعَلُوا حَتَّی نَأْتِیَ النَّبِیَّ ﷺ فَنَذْكُرَلَهُ الَّذِی كَانَ فَنَنْظُرَ الَّذِی يَأْمُرُنَا،فَقَدِمُوا عَلٰی النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوالَهُ،فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ، اِقْسِمُوا وَاضْرِبُوالی مَعَكُمْ سَهْمًا وَضَحِكَ النَّبِیُّ ﷺ.

(هذا لفظ رواية البخاری وهی اتم الروايات)

## بچھووغیرہ سے بچاؤ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے سخت تکلیف ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو شام کو کہہ لیتا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ.

تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔

مالک اور مسلم اور ترمذی نے یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس کے لفظ ہیں۔

جس شخص نے شام کے وقت تین مرتبہ کہا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَق.

تو اس کو رات کوئی زہریلا جانور نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

سہیل فرماتے ہیں ہمارے اہل وعیال نے اسے سیکھ لیا اور وہ ہر رات اسے پڑھتے تھے ان میں سے ایک بچی کو ڈس لیا گیا تو اس نے اس کی ذرا تکلیف محسوس نہیں کی۔

## سانپ ڈسے پر سورۃ فاتحہ کا دم

حضرت ابوسعید الخذریؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سفر پر گئی یہاں تک کہ انہوں نے عرب قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس پڑاوڈالا اوران سے میزبانی کی درخواست کی تو انہوں نے میزبانی سے انکار کردیا۔اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا انہوں نے اس کے لیے ہر ممکن کوشش کی لیکن کسی شے نے فائدہ نہ دیا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر تم اس جماعت کے پاس جو یہاں اقامت پذیر ہے جاوتو شاید ان کے پاس کوئی چیز ہوتو وہ ان کے پاس آئے اور کہا اے جماعت ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور ہم نے اس کے لیے ہر کوشش کی ہے کوئی چیز سودمند نہیں ہوئی کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ کسی صحابیؓ کہا میں خدا کی قسم دم کرتا ہوں لیکن بخدا ہم نے تم سے میزبانی کی درخواست کی تم نے میزبانی نہ کی تو میں ہرگز دم نہ کروں گا جب تک تم ہمارے لیے اجرت مقرر نہ کرو چنانچہ انہوں نے بکریوں کے ایک گلہ پر مصالحت کرلی وہ اس پر دم کرنے لگا اور الحمدللہ رب العالمین (سورت فاتحہ) پڑھنے لگا پس وہ سردار گویا کہ رسیوں کی جکڑ سے آزاد ہو گیا اور چلنے لگا اور اسے کوئی تکلیف نہ تھی اور انہوں نے وہ اجرت جس پر مصالحت کی تھی پوری ادا کردی۔

بعض صحابہؓ نے کہا کہ انہیں تقسیم کرو تو جس صحابی نے دم کیا تھا کہا ایسا مت کرو

جب تک ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جا کر اس بات کا ذکر نہ کریں پھر دیکھیں گے کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تجھے کیسے پتہ ہے یہ دم ہے؟ پھر فرمایا تم نے درست کیا انہیں تقسیم کرو اور میرا بھی اپنے ساتھ حصہ رکھو اور نبی کریم ﷺ مسکرانے لگے۔ (بخاری)

## اَلْوَصِيَّةُ الْحَادِيَةُ وَالْخَمْسُونَ (۵۱)

## دُعَاءٌ لِسَدَادِ الدَّيْنِ وَسَعَةِ الرِّزْقِ بِإِذْنِ اللهِ

عن عائشةؓ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُؓ فَقَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ دُعَاءً عَلَّمَنِيهِ، فَقُلْتُ مَاهُوَ؟ قَالَ كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ قَالَ (لَوْ كَانَ عَلٰى أَحَدِكُمْ جَبَلُ ذَهَبٍ دَيْنًا فَدَعَااللهَ بِذٰلِكَ لَقَضَاهُ اللهُ عَنْهُ' اللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، كَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِينِي بها عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ) قَالَ أَبُوبَكْرٍؓ (فَكُنْتُ أَدْعُواللهِ بِذٰلِكَ، فَأَتَانِي اللهُ بِفَائِدَةٍ فَقُضِيَ عَنِّي دَيْنِي.

وَقَالَتْ عَائِشَةُؓ، فَكُنْتُ أَدْعُو بِذٰلِكَ الدُّعَاءِ، فَمَا لَبِثْتُ اِلَّا يَسِيراً حَتَّى رَزَقَنِيَ اللهُ رِزْقاً مَاهُوَ ا بِصَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بهاعَلَيَّ، وَلَا مِيرَاثٍ وَرِثْتُهُ، فَقَضَىٰ اللهُ عنى دَيْنِي، وَقَسَّمْتُ فى أَهْلِي قِسْمًا حَسَنًا، وَحَلَّيْتُ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِثَلَاثِ أَوَاقٍ، مِنْ وَرِقٍ، وَفَضَلَ لَنَا فَضْلٌ حَسَنٌ.

(اخرجه البزار والحاکم والاصبهانی۔وقال الحاکم صحیح الاسناد)

وقال النبيُّ ﷺ (يَا مُعَاذُ أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً تَدْعُوبِهِ، لَوْكَانَ عَلَيْكَ مِنَ الدَّيْنِ مِثْلُ صبيرٍ أَدَّاهُ اللهُ عَنْكَ فَادْعُ اللهَ، يَامُعَاذُ (قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُوتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ

وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. تُولِجُ اللَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِى اللَّيْلِ وَتُخْرِجَ الحَىَّ مِنَ الْمَيّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيّتَ مِنَ الْحَيّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا تُعْطِى مَنْ تَشَاءُ مِنهَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ، ارْحَمْنِى رَحْمَةً تُغْنِينى بهاعن رحمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

(اخرجه الطبرانی عن معاذؓ)

## ادائیگی قرض اور وسعت رزق کی دعا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک دعا سنی ہے جو آپ نے مجھے سکھلائی تھی میں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھلایا کرتے تھے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے ذمہ سونے کے پہاڑ کی مقدار قرض ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے ساتھ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرما دیں گے۔

اللَّهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، كَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِى فَارْحَمْنى بِرَحْمَةٍ تُغْنِينى بها عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

اے اللہ دور کرنے والے فکر کے کھولنے والے غم کے، دعا قبول کرنے والے بے قراروں کی دنیا وآخرت کے نہایت مہربان اور دونوں جہاں کے نہایت رحم کرنے والے آپ ہی مجھ پر رحم فرماتے ہیں۔ پس رحم کیجئے مجھ پر ایسی رحمت کے ساتھ کہ آپ مجھے مستغنی کر دیں۔ اس کی وجہ سے اپنے سوا ہر ایک کی رحمت سے۔

ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں اس کے ساتھ دعا کیا کرتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ

نے مجھے اس قدر نفع دیا کہ میرا قرض ادا ہو گیا۔

اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتی تھی چنانچہ تھوڑی مدت گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا رزق عطا فرمایا جو کہ نہ صدقہ تھا جو مجھے دیا گیا ہو اور نہ میراث تھی جو وراثت میں مجھے ملی ہو اور اللہ تعالیٰ نے میرا قرض اتار دیا اور میں نے اپنے گھر والوں میں بہترین طریقے پر تقسیم بھی کیا اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی بیٹی کو تین اوقیہ چاندی کا زیور پہنایا اور پھر بھی اچھا خاصا ہمارے پاس بچ رہا۔ (بزار، حاکم، اصبہانی)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معاذ کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ سکھلاؤں جس کے ساتھ تو دعا کیا کرے تو اگر تیرے ذمہ پہاڑ جتنا قرض بھی ہو تو اللہ تعالیٰ ادا فرمادیں پس اے معاذ اللہ سے دعا کر۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُوتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُولِجُ اللَّیْلَ فی النَّھَارِ وَتُولِجُ النَّھَارَ فی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ. رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ وَرَحِیمَھُمَا تُعْطِی مَنْ تَشَاءُ مِنْھَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ، ارْحَمْنِی رَحْمَةً تُغْنِینِی بھاعن رحمَةِ مَنْ سِوَاکَ.

کہہ دیجیئے اے اللہ سلطنت کے مالک تو سلطنت دیتا ہے جس کو چاہے اور چھین لیتا ہے جسے چاہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہے تیرے ہی ہاتھ میں خیر ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو داخل کرتا ہے رات کو دن

میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور تو نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور تو رزق دیتا ہے جس کو چاہے بلا حساب دنیا وآخرت کے رحمٰن اور دونوں جہاں کے رحیم تو جس کو چاہے بلا حساب دنیا وآخرت کے رحمٰن جہاں کے رحیم تو جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے مجھ پر رحم کیجیئے ایسی رحمت کے ساتھ تو مجھے مستغنی کر دے اس کی وجہ سے تیرے سوا ہر ایک کی رحمت سے۔(طبرانی)

## الْوَصِيَّةُ الثَّانِيَةُ وَالْخَمْسُونَ(۵۲)

## الْاِنْفَاقُ فِی وُجُوِ الْخَيرِ

وعن عبدالله بن عمروبن العاص رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ،وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

(اخرجه الشيخان)

وعن ابی هرير ةؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولَ أَحَدُهُمَا(اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا ،وَيَقُولُ الآخَرُاللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا)متفقٌ عليه

وعن ابن مسعودؓ عن النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاًفَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِی الْحَقِّ ،وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَا يَقْضِی بها وَيُعَلِّمُهَا.

(متفق اليه)

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟قَالُوا يَارَسُولَ اللهِ مَامِنَّا أَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ أَحَبَّ اِلَيْهِ،قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَاقَدَّمَ،وَمَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ.

(اخرجه البخاری)

**وعن عدیّ بن حاتمٍؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ(اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ).**

(متفق الیه)

**وعن أَبی هریرةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ(قَالَ اللهُ تعالیٰ) أَنْفِقْ یَابْنَ آدَمَ یُنْفِقْ عَلَیْکَ).**

(متفق الیه)

## بھلائی کے راستوں میں خرچ کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسا اسلام خیر ہے؟ فرمایا تم کھانا کھلاؤ اور سلام کہو اس کو جس کو تم جانتے ہو اور اس کو جس کو نہیں جانتے۔(بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن نہیں جس کی صبح میں بندے داخل ہوتے ہوں مگر دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ روکنے والے کو ہلاک کردے۔(متفق علیہ)

حضرت ابن مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رشک نہیں مگر دو چیزوں میں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر اس کو حق کے راستے میں وہ مال خرچ ہلاک کرنے کے درپے کر دیا ہو اور دوسرہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے ساتھ فیصلے کرے اور دوسروں کو سکھلائے۔(متفق علیہ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کون ایسا شخص ہے جس کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہو؟ صحابہ

کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہر ایک کو اپنا مال زیادہ پسندیدہ ہے وارث کے مال سے۔فرمایا! اس کا مال تو وہ ہے جسے آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جسے پیچھے چھوڑ دیا۔(بخاری)

عدی بن حاتمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ سے بچو اگرچہ ایک ٹکڑے کے ذریعہ ہو۔(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے خرچ کر پھر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔(متفق علیہ)

## الْوَصِيَّةُ الثَّالِثَةُ وَالْخمْسُون(۵۳)

## مَاذَا تقُولُ اِذَاأَصُبَحتَ وَاِذَ أَمُسَيتَ وَاِذَا خَرَجتَ مِنَ بَيُتِکَ.

عَنُ أَبی هُريرةأَنَّ أَبَا بَكُرٍ الصِّدِيُقَؓ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ مُرُنی بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ اِذَا أَصُبَحُتُ وَاِذَا أَمُسَيُتُ،قَالَ(اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرُضِ عَالِمَ الُغَيُبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِيكَهُ،أَشُهَدُ أَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنُتَ أَعُوذُبِکَ مِنُ شَرِّ نَفُسِی وَمِنُ شَرِّ الشَّيُطَانِ وَشِرُكِهِ)قَالَ (قُلُهَا اِذَا أَصُبَحُتَ وَاِذَا أَمُسَيُتَ،وَاِذَا أَخَذُتَ مُضُجَعَکَ).

(اخرجه ابوداود والترمذی وقال حديث حسن صحيح)

عن اُمِّ الُمُومِنِيُنَ أُمِّ سَلَمَةَؓ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنُ بَيُتِهِ قَالَ(بِسُمِ اللهِ تَوَكَّلُتُ عَلٰی اللهِ،اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ أَنُ أَضِلَّ أَوُ أُضِلَّ،أَوُأَزِلَّ أَوُزَلَّ،أَوُ أَظُلِمَ أَوُ أَظُلَمَ،أَوُ أَجُهَلَ أَوُيَجُهَلَ عَلَیَّ.

(حديث صحيح اخرجه ابوداود والترمذی باسا نيد صحيحة)

وعن انسؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنُ قَالَ يَعُنِی اِذَا خَرَجَ مِنُ بَيُتِهِ

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلٰى اللهُ ،لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ،يُقَالُ لَه هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ،وَتَنَحَّىٰ عَنْهُ الشَّيْطَانُ.

(اخرجه ابوداود والترمذی)

وعن انس بن مالک ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ لِفَاطِمَةَ ؓ مَا يمنعُک أَنْ تَسْمَعِي مَا أُصِيكِ بِهِ؟أَنْ تَقُولِي اِذَا أَصْبَحْتِ وَاِذَا أَمْسَيْتِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِيثُ،أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ،وَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ.

(اخرجه النسائی والبزار باسناد صحیح)

## صبح،شام اور گھر سے نکلنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسے کلمات بتلائیے جو میں صبح و شام کو پڑھوں آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ،أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
أَنْتَ أَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ
وَشِرْكِهِ.

اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غیب اور حاضر کے پروردگار ہر چیز کے اور اس کے مالک میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی نہیں کوئی معبود سوائے تیرے میں پناہ مانگتا ہوں تیری اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک سے۔

فرمایا کہو جب تمہیں صبح ہو اور جب شام ہو اور جب تم اپنے بستر پر لیٹو ۔(ابوداؤد،ترمذی)

ام المومنین ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف

لے جاتے تو پڑھتے

**اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ اَنْ اَضِلُّ اَوْ اُضِلَّ،اَوْاَزِلَّ اَوْزَلَّ،اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اَظْلَمَ،اَوْ اَجْھَلَ اَوْیَجْھَلَ عَلَیَّ.**

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بھروسہ کرتا ہوں اللہ پر۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا مجھے گمراہ کیا جائے یا میں ڈگمگاؤں یا مجھے ڈگمگایا جائے یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کی جائے۔(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہے جب وہ گھر سے نکلے۔

**بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہُ،لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.**

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے میں بھروسہ کرتا ہوں اللہ پر نہیں ہے پھرنا گناہوں سے اور نہ طاقت نیکی کی مگر اللہ کے ساتھ۔

تو اس کو کہا جاتا ہے تجھے ہدایت دی گئی اور تیری کفایت ہوگئی اور تجھے بچالیا گیا اور شیطان اس سے دور ہوجاتا ہے۔(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا تجھے کس چیز نے روکا ہے اس بات سے کہ تو میری وصیت سنے؟ پس تو پڑھ جب تمہیں صبح اور شام ہو۔

**یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ،اَصْلِحْ لِی شَاْنِی کُلَّهٗ،وَلَا تَکِلْنِی اِلٰی نَفْسِی طَرْفَةَ عَیْنٍ.**

اے حی اے قیوم تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں میری ہر حالت کی اصلاح فرما دیجیئے اور مجھے میرے نفس کے پلک جھپکنے کی دیر بھی حوالے نہ کیجیئے۔(نسائی

،بزار)

# الوَصِيَّةُ الرَّبِعَةُ وَالْخَمْسُون(۵۴)

## لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَة

وعن ابی سعید عبدالرحمن بن سمرة قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللهِ ﷺ (یَا عَبْدَالرَّحمٰنِ بن سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الامَارَةَ،فَاِنَّکَ اِنْ أُعْطِيتَهَا مَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا،وَاِنْ أُعْطِتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكِلْتَ اِلَيْهَا،وَاِذَ حَلَفْتَ عَلٰى يمينٍ فَرَأَيْت خَيْرًا مِنْهَا،فَأْت، الَّذِى هُوَا خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يمينک.

(اخرجه الشیخان)

وعن أَبی ذرؓ قَال قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَسْتَعْمِلنی؟فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى مِنْكَبِی ،ثُمَّ قَالَ (يَا أَبَا ذَرِّ اِنَّکَ ضَعِيفٌ وَاِنَّهَا أَمَانَةٌ،وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِهَا وَأَدّیٰ عَلَيْهِ فِيْهَا.

(رواہ مسلم)

وعن أَبی هُريرة أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلٰى الْاَمَارَةِ وَسَتكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(اخرجه البخاری)

وعن أَبی سعید وأَبی هُريرةؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَال مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِیّ وَلَا خلِفَةٍ اَلَّا كَانَتْ لَهُ بطانَتَانِ،بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ،وَبِطَانَةٌ تَأْ مُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ،وَالمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ.

(اخرجه البخاری)

وعن عائِشَةَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهُ ﷺ(اِذَا أَرَادَ اللهُ بِالْأَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ،اِنْ نَسِیَ ذَكَّرَهُ،وَاِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ،وَزِيرَ صِدْقٍ،اِنْ

نَسِیَ ذَکَرَهُ،وَاِنْ ذَکَرَ أَعَانَهُ ،وَاِذَ أَرَادَ بِهِ غَیرَ ذٰلِکَ،جَعَلَ لَهُ وَزِیرَ سُوءٍ،اِنْ نَسِیَ لَمْ یُذَکِّرْهُ،وَاِنْ ذَکَرَ لَمْ یُعِنْهُ.

(اخرجه ابو داود باسناد جید علی شرط مسلم)

## حکومت طلب نہ کر

حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمٰن سمرہ حکومت مت طلب کرنا پس اگر وہ تمھیں بغیر سوال کے دی گئی تو تمھاری اس پر اعانت کی جائے گی اور اگر تمھیں سوال کرنے پر دی گئی تو تمھیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر تم کسی چیز پر قسم کھاؤ پھر اس سے بہتر بات دیکھو تو جو بہتر ہو وہ کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔(شیخان)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے حکومت کے لیے استعمال نہیں کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا پھر فرمایا اے ابوذر تو کمزور ہے اور یہ امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہے مگر جو اس کو حق کے ساتھ تھامے اور جو اس پر ذمہ داری ہے اسے نبھائے۔(مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب تم لوگ حکومت پر حرص کرو گے حالانکہ وہ ندامت ہو گی قیامت کے دن۔(بخاری)

ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مبعوث فرمایا مگر اس کے دو راز دان ہوتے ہیں ایک راز دان اس کو بھلائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے اور ایک راز داں اس کو برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے اور بچا ہوا وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔(بخاری)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لیے ایک سچا وزیر مقرر فرما دیتے ہیں اگر وہ

بھول جائے تو وہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور اگر اس سے برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لیے براوز یر مقرر فرما دیتے ہیں اگر وہ بھول جائے تو وہ اسے یاد نہیں کراتا اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی مدد نہیں کرتا۔(ابوداؤد)

## اَلْوَصِیَّةُ الْخَامِسَةُ وَالْخَمْسُونَ(۵۵)

## بِاتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ

عن عائشۃؓ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

(اخرجه احمد والترمذی ابوداود وقال حدیث صحیح)

عن سَمرۃَ بن جندبؓ قَالَ(أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَّخِذَ الْمَسَاجِدَ فِی دِيَارِنَا وَأَمَرَنَا أَنْ نُنَظِّفَهَا.

(اخرجه احمد والترمذی وقال حدیث صحیح)

## گھروں میں مسجدیں بنانا

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھنے کا حکم فرمایا ۔(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا رکھنے کا حکم فرمایا۔(احمد، ترمذی)

## خاتمة الوصايا

أَخْتَتَمُ هٰذِهِ الْوَصَايَا الشَّرِيفَةَ بِوَصِيَّةِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ التَّسْلِيمُ لِأُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ مَاوَرَ

عن ابن مسعودؓ قال قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقِيتُ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِى فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّى السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا (سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ).

(اخرجه الترمذی والطبرانی فی الصغیر ولا وسط)

وزادَ: (وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ) وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

## خاتمة الوصايا

میں ان وصایا شریف کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وصیت پر ختم کرتا ہوں جو انہوں نے امت محمدیه علی صاحبها الف الف تحیه کے لیے فرمائی۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اسراء کی رات ابراہیمؑ سے ملا تو آپ نے فرمایا اے محمد ﷺ اپنی امت کو میرا سلام پہنچایئے اور انہیں خبر دیجیئے کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس کے درخت

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔ اور طبرانی نے (وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ). کی زیادتی ذکر کی ہے۔

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

# النصائح العشر

١ .اقرأ كلَّ يومٍ ما تيَسَّرَ مِنَ القرآن،وأكثرُ مِنَ الصَّلاةِ على النَّبيّ ﷺ.

٢ .حافظ على الصَّلواتِ الْخَمُسِ وَصلاة، اللَّيُلِ وَصلاةِ الضُّحى ولو ركعتين.

٣.أَدِّ الزَّكاةَ المفروضَةَ عليک وتصدَّقْ كلَّ يومٍ وَلو قليلاً،فان لم تجد فبكلمةٍ طيّبَةٍ،وصُمْ رَمضان وثلاثة أيّامٍ من كلِّ شهرٍ.

٤.ألا تحبّ أَنْ تكونَ ممَّنْ يحبُّهُمُ اللهُ؟فَأَحِببْ نَبِيُّک مُحَمَّدًا ﷺ وأَهل بيْتِهِ وَبالوالدين اِحسانًا.

٥ .ألا تُحِبُّ أن تكونَ مِمَّنْ يقولُ يا رَبِّ،يارَبِّ،قال اللهُ تعالى:لَبَّيْکَ عبدى،سَلْ تُعْطَهْ؟فَأَطِبْ مطعَمَکَ تُجَبْ دَعوَتُکَ،وانْتَصِفِ النَّاسَ من نفْسِکَ،وَخالِقِ النَّاسَ بخُلُقٍ حَسَنٍ.

٦ .أَلا تُحِبُ أَن تكون مِمَّنْ تُسْتَجابُ دَعْوَتُهُ وَتتَلألأُ صَحِيفتُهُ نورًا يوم القيامَةِ؟طَهِّرْ قلبَکَ وَاكثِرْ من قولِ لااله الاالله وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤمِنينَ وَالمُؤْمِنَات، وَلا تكُنْ مِنَ الغافِلينَ عن ذِكْرِ اللهِ.ألا تُحِبُّ أَن تكونَ منَ الحامدينَ الشَّاكرينَ المُقَرَّبينَ؟فَاِنَّه اِذا قال العبدُ الحَمْدُ لِلَّهِ،قَالَ اللهُ:حَمِدَنى عبدى وَشَكَرَنى.فاستكثروامن قَوْلِ:(الحَمْدُ لِلَّه وَسَلامُ على عبادِهِ الذينَ اصْطَفَى.

٨.ألا تُحِبُّ أن تكون مِنَ الشَّاكِرِينَ وَأَنْ يُصْلِحَ اللهُ ذُرِّيَّتَکَ؟فعليْکَ بآيتى الشُّكْرِ:

١.رَبِّ أَوْزِعْنى أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِى أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِی بِرَحْمَتِکَ فِی عِبَادِکَ الصَّالِحِینَ.

ب. رَبِّ أَوْزِعْنِی أَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی أَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلَی وَالِدَیَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِی فِی ذُرِّیَّتِی اِنِی تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِی مِنَ الْمُسْلِمِینَ.

۹. أَلا تُحِبُّ أَنْ أَدُلَّکَ مَا یَجْمَعُ أَمْرَ دِینِکَ وَأَمْرَ دُنْیَاکَ؟فَاعْمَلْ مَا استطعتَ بِأَمْرِ اللهِ(یَا أَیُّهَاالَّذِیْنَ آمَنُو ارْکَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّکُمْ وافْعَلُوا الخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ).

۱۰. أَلا تُحِبُّ أَنْ أَدُلَّکَ عَلی قَلْبِ کُلِّ شَیْءٍ؟(قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ).

## دس نصیحتیں

۱...... ہر روز جو سہولت ہو قرآن تلاوت کریں اور کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں۔

۲...... پانچ نمازوں پر اور رات کی نماز پر اور چاشت کی نماز پر اگر چہ دو رکعت ہو پابندی کریں۔

۳......فرض زکوۃ ادا کریں اور روزانہ صدقہ کریں اگر چہ کم ہو پس اگر آپ کچھ نہ پائیں تو اچھی بات کے ساتھ صدقہ کریں اور رمضان کے روزے رکھیں اور ہر ماہ میں تین روزے رکھیں۔

۴......کیا آپ کو پسند نہیں کہ آپ ان میں شمار ہوں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ پس اپنے نبی محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت سے محبت کریں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

۵......کیا آپ کو پسند نہیں کہ ان میں سے ہوں جو کہے یارب یارب تو اللہ تعالیٰ فرمائیں لبیک میرے بندے مانگ دیا جائے گا؟ پس اپنا کھانا پاکیزہ رکھو تمہاری دعا قبول ہوگی اور لوگوں سے انصاف کرو اپنے نفس کے بارے میں اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آو۔

٦......کیا آپ کو پسند نہیں کہ ان میں سے ہوں جن کی دعا قبول کی جائے اور ان کا صحیفہ اعمال نور بن کر قیامت کے دن چمکے؟ پس اپنے دل کو پاکیزہ رکھو اور کثرت سے لا الہ الا اللہ پڑھو اور اپنے گناہوں پر اور مومن مرد و عورت کے لیے استغفار کرو اور اللہ کی یاد سے غفلت برتنے والے نہ بنو۔

۷......کیا آپ کو پسند نہیں کہ حمد کرنے والے شکر کرنے والے قرب حاصل کرنے والے لوگوں میں شمار ہوں؟ پس جب بندہ کہتا ہے الحمدللہ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری تعریف کی اور میرا شکر کیا چنانچہ کثرت سے پڑھو۔

الحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامُ علی عبادہِ الذینَ اصْطَفٰی.

۸......کیا آپ کو پسند ہے کہ شکر کرنے والوں میں شمار ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کی اصلاح فرمادیں؟ پس شکر کی ان دو آیات کو لازم پکڑو۔

(۱) رَبِّ أَوْزِعْنِی أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی أَنْعَمْتَ
عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
وَأَدْخِلْنِی بِرَحْمَتِکَ فِی عِبَادِکَ الصَّالِحِینَ.

اے میرے رب مجھے توفیق دیجیئے کہ میں شکر کروں تیرے انعام کا جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا اور میں کروں وہ نیکی جو آپ کو پسند ہو اور مجھے داخل کیجئے اپنی رحمت کے ساتھ نیک بندوں میں۔

رَبِّ أَوْزِعْنِی أَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی أَنْعَمْتَ عَلَیَّ

وَعَلَى وَالِدَیَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِی
فِی ذُرِّیَّتِی اِنِی تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِی مَنَ الْمُسْلِمِینَ.

اے میرے رب مجھے توفیق دیجیئے کہ میں شکر کروں آپ کے انعام کا جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا اور میں کروں وہ نیکی جو آپ کو پسند ہو اور اصلاح فرما دیجیئے میرے لیے میری اولاد کی میں توبہ کرتا ہوں آپ کے سامنے اور بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

۹.....کیا آپ کو پسند ہے کہ میں آپ کو بتلاؤں وہ چیز جو آپ کے لیے دنیا و آخرت کو جمع کر دے؟ پس عمل کیجئے اپنی وسعت کی مقدار اللہ کے حکم پر

یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُو ارْکَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّکُمْ
وافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُون.

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے رب کی اور نیکی کرو شاید تم کامیاب ہو جاؤ۔

۱۰......کیا آپ کو پسند ہے کہ میں آپ کو ہر چیز کا دل بتلاؤں ( کہہ دیجئے میں ایمان لایا اللہ پر پھر استقامت اختیار کرو)۔

## (تمت بالخیر)